گھریلو مسائل

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

فہرست	۱
مقدمہ	۲۰

سوال نمبر 1: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با استعداد مرجع کون سی چیزہے؟ ٢٦

سوال نمبر 2: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصل سرچشمہ کیا ہے؟ ٢٦

سوال نمبر 3: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہمیں مختلف قدرتی صلاحیتوں کا سامنا ہے یا یکساں صلاحیتوں کا؟ ٢٧

سوال نمبر 4: آپ کی نظر میں گھریلو حقوق کی بنیاد اور جڑ کو کس چیز میں تلاش کرنا چاہئے؟ ٢٧

سوال نمبر 5: گھریلو حقوق کے علاوہ افراد کے سماجی حقوق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ٢٨

سوال نمبر 6: آپ کی نظر میں سماجی زندگی میں انسان اورحیوان کے درمیان فرق کس عامل کی وجہ سے ہے؟ آپ کی رائے میں یہ قرار داد ہے یا نہیں؟ ٢٩

سوال نمبر 7: آپ کی رائے میں کیا "مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت" اور "مساوی حقوق" ایک جیسے ہیں یا ان کے درمیان آپس میں تفاوت ہے؟ ٢٩

سوال نمبر 8: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسان کی گھریلو زندگی کیوں سو فیصد طبیعی اور قدرتی ہے؟ ۳۰

سوال نمبر 9: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسان تمام مختلف ادوار میں صاحب خاندان رہ چکا ہے یا یہ کہ خاندان کا نظام کسی ایک خاص زمانے سے شروع ہوا ہے؟ ۳۱

سوال 10: آپ کی رائے میں انسانی زندگی کی ابتدا میں "مالکیت" کیوں اشتراکی پہلو رکھتی تھی؟ ۳۱

سوال نمبر 11: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ سو شلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کو کتنے دور میں تقسیم کرتے ہیں؟ ۳۲

سوال نمبر 12: مہربانی کرکے مرد اور عورت کی پیدائش کے سلسلہ میں الیکسس کارل کا کیا نظریہ ہے؟ کیا اس نے بھی مرد اور عورت کی خلقت کو متفاوت ذکر کیا ہے؟ ۳۲

سوال نمبر 13: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے درمیان کیوں یہ اختلاف اور تفاوت رکھا ہے؟ ۳۳

سوال نمبر 14: آپ کی نظر میں مرد اور عورت کے درمیان یہ اختلاف اور فرق، ان کے لئے عیب مانا جاتا ہے یا کمال؟ ٣٣

سوال نمبر 15: آپ کی نظر میں کیا افلاطون کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ عورتیں بھی مردوں کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں؟ ٣٤

سوال نمبر 16: آپ کی نظر میں کیا ارسطو مرد اور عورت کے درمیان اختلاف اور تفاوت کو کمی جانتا ہے یا کیفی؟ ٣٤

سوال نمبر 17: مہربانی کرکے مرد اور عورت کی جنسی ضرورتوں کے سلسلہ میں وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ کیا وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرسکتے ہیں؟ ٣٥

سوال نمبر 18: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ ایسی کون سی چیزہے کہ جس کی وجہ سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے عاشق ہو جاتے ہیں؟ اور نیز یہ کہ انسان کس چیز کے باعث کسی چیز کو پسند کرتا ہے اوراسے چاہتاہے؟ ٣٦

سوال نمبر 19: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے پیوند کا باعث شہوت اور جنسی خواہش ہے، تو کیا ان کا یہ نظریہ صحیح ہے؟ ٣٦

سوال نمبر 20: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی اس سے بہرہ مند ہو سکتا ہے؟ ۳۷

سوال نمبر 21: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مہر اور عورت کے تعلقات پر کیا اثر ڈالتا ہے؟ اور نیز یہ بتائیں کہ قانون عشق کیا ہے؟ ۳۷

سوال نمبر 22: آپ کی نظر میں جنس "نر" ہمیشہ طالب اور چاہنے والا کیوں ہوتا ہے؟ کیا جنس "مادہ" بھی اس حالت کا حامل ہو سکتا ہے؟ ۳۸

سوال نمبر23: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیاعورتیں اپنے آپ کومرد کے اختیار میں دینے کے بعد عزت و احترام حاصل کر تی ہیں یا نہیں؟ ۳۹

سوال نمبر 24: مہربانی کرکے عورتوں کے مہر کے بارے میں قرآن کریم کی نظر بیان فرمائیں؟ ۳۹

سوال نمبر 25: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ جنس نر کو کیوں اتنا محتاج بنایا گیا ہے؟ کیا یہ اس لئے تو نہیں کہ مرد اپنی طاقت اور توانائی کا ناجائز استعمال نہ کرسکے؟ ۳۹

سوال نمبر 26: آپ کی نظر میں کیا مغربیوں نے گھریلو نظام میں حقوق کی برابری کی رعایت کی ہے؟ ٤٠

سوال نمبر 27: مہربانی کرکے زمان جاہلیت کے رسم ورواج کے سلسلے میں اپنی رائے بیان فرمائیں، کیونکہ وہ لوگ مہرکو معاوضہ کے طور پر ماں باپ کو دے دیا کرتے تھے؟ ٤١

سوال نمبر 28: مہربانی کرکے دور جاہلیت میں پائی جانے والی زوجیت کی میراث کی رسم کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟ ٤١

سوال نمبر 29: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مرد اورعورت جو مال و دولت کسب کرتے اور کماتے ہیں، کیا وہ ا س کے مالک ہوتے ہیں؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ ٤٢

سوال نمبر 30: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں عورت کے میراث کا حقدار بننے کی بات کہی گئی ہے؟ ٤٣

سوال نمبر 31: مہربانی کرکے اسلام میں نان و نفقہ اور اس کی اقسام کے سلسلہ میں وضاحت بیان فرمائیں؟ ٤٣

سوال نمبر 32: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا مرد اس بہانہ سے کہ وہ عورت کے تمام اخراجات اٹھاتا ہے، اس کا استحصال کر سکتا ہے؟ ٤٤

سوال نمبر 33: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟ اور کیا اس مسئلہ میں اسلام نے مرد کی طرف داری کی ہے یا عورت کی؟ ٤٤

سوال نمبر 34: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیوں بعض مرد لوگ بہت زیادہ محنت و مشقت اور زحمتوں کے بعد اپنا کمایا ہوا پیسہ اپنی بیوی کے حوالہ کردیتے ہیں؟ ٤٥

سوال نمبر 35: مہربانی کرکے مادر شاہی کے متعلق اپنی رائے بیان فرمائیں اور یہ بتائیں کہ اس دوران مردکو زیادہ نقصان پہونچا ہے یا عورت کو؟ ٤٦

سوال نمبر 36: آپ کی نظر میں میراث سے عورتوں کو محروم کردئے جانے کی بنیادی علت کیا ہے؟ ٤٦

سوال نمبر 37: منه بولے بیٹے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا قدیم ایران میں یہ رسم پائی جاتی تھی؟ ٤٧

سوال38: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عربوں کی ایک رسم 'ہم پیمانی' کی رسم تھی،مہربانی کر کے اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بیان فرمائیں؟ ٤٧

سوال39: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے میراث اور اسی طرح بھائی اور بہن کے میراث کے سلسلہ میں قرآن کریم کی کیا نظر ہے؟ ٤٨

سوال40: آپ کی نظر میں اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کو کیوں آدھا ہی رکھا ہے؟ ٤٨

سوال 41: آپ کی نظر میں آج کے مقابلے میں گذشتہ زمانے میں طلاق کا اعدادو شمار کیوں اتنا کم تھا؟ ٤٩

سوال نمبر 42: پوری دنیا میں طلاق کے رسم و رواج کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ٤٩

سوال نمبر 43: آپ کی نظر میں بعض لوگ کیوں ایسا سوچتے ہیں کہ اگر شادی بیاہ کے رشتے تجدد اور تبدیلی کی صورت میں ہو ں تو اس سے زیادہ لذت ملتی ہے؟ ٥٠

سوال نمبر 44: شادی بیاہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیا طلاق ہمیشہ شادی کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے؟ ٥٠

سوال نمبر 45: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق مرد کو ہے یا عورت کو؟ اور نیز یہ بتائیں کہ کیا اسلام کی نظر میں طلاق کا حق مرد کو ہونا چاہئے یا عورت کو؟ ٥١

سوال نمبر 46: کیا آپ کی نظر میں تمام مشکلات کو قانون بنانے سے حل کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں اسلام کی نظر بھی یہی ہے؟ ٥٢

سوال نمبر 47: طلاق کے بارے میں اسلام کی نظر کیا ہے؟ ٥٢

سوال نمبر 48: آپ کی نظر میں کچھ مردوں کی یہ حرکت کہ ہمیشہ ایک عورت کے ساتھ شادی کرتے اور پھر جلدی اسے طلاق دیتے ہیں، کس چیز سے شباہت رکھتی ہے؟ ٥٣

سوال نمبر 49: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ہمارے دینی راہنماؤں نے مسئلہ طلاق میں کیسا رویہ اپنایا؟ ٥٣

سوال نمبر 50: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شہری سماج (CIVIL SOCIETY) میں واحد قدرتی قانون کیا ہے؟ ٥٤

سوال نمبر 51: مہربانی کرکے اسلام میں شادی بیاہ کے قدرتی نظام کی رعایت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیں؟ ۵۵

سوال نمبر 52: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟ ۵۵

سوال نمبر 53: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت کی گھریلو زندگی کس چیز سے وابستہ ہے؟ ۵٦

سوال نمبر 54: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے فرق کومختصر طور پر بیان فرمائیں؟ ۵۷

سوال نمبر 55: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا گھریلو فریضہ، دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے؟ ۵۷

سوال نمبر 56: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا گھریلو نظام میں مساوات اور برابری سے بڑھ کر بھی کوئی مسئلہ ہے؟ اور کیا اسلام نے اس مسئلہ کو حل کردیا ہے؟ ۵۷

سوال نمبر 57: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عورت کے جذبات اور احساسات کا سرچشمہ کیا ہے؟ اور کیا

ی٥ جذبات اور احساسات بچوں اور ان کـی تربیت پرب٥ی
اثر انداز ہوتے ٥یں؟ ٥٨

سوال نمبر 58: مہربانی کرکے ی٥ بتائیں کہ مرد اور
عورت اور ان کے تعلقات کے درمیان کس طرح کـی صلح
وآشتی ان کـی سعادت ونیک بختی کا باعث بنتی ہے؟
٥٩

سوال نمبر 59: مہربانی کرکے سیاسی، سماجی اور
گھریلو صلح ودوستی کے بارے میں اپنی رائے بیان
فرمائیں اور کـیا ی٥ سب ایک دوسرے سے مختلف
٥یں یا یکساں ٥یں؟ ٥٩

سوال نمبر 60: آپ کـی نظر میں کـیا اسلام، طلاق
کوتاخیر میں ڈالتا ہے؟ کـیا ی٥ دوسری مشکلات پیدا
ہونے کا سبب تونہیں بنتا؟ ٦٠

سوال نمبر 61: مہربانی کرکے آپ ان فـیصلوں کے
بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں کہ جو طلاق کے
لئے لئے جاتے ٥یں؟ کـیا آپ کـی نظر میں ان میں سے
اکثر فـیصلے غلط نہیں ٥یں؟ ٦١

سوال نمبر 62: مہربانی کرکے ی٥ بتائیں کہ کـیا
قانونی عدالتیں دفتر طلاق کے مسئولین کوطلاق جاری
کرنے سے روکـی سکتی ٥یں؟ ٦١

سوال نمبر 63: کیا آپ کی نظر میں طلاق کا مسئلہ عورت کے اقتصادی عدم استقلال سے مربوط ہے؟ ٦٢

سوال نمبر 64: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو کیوں دیا ہے؟ کیا یہ عورت کے حق میں ناانصافی نہیں ہے؟ ٦٢

سوال نمبر 65: کیا آپ کی نظر میں طلاق ایک قسم کی رہائی اور شادی بیاہ ایک طرح کا قبضہ ہے؟ ٦٣

سوال نمبر 66: کیا آپ کی نظر میں عقد ضروری ہے؟ اور کیا دونوں طرف میں سے کوئی ایک اس کو توڑ سکتا ہے؟ ٦٣

سوال نمبر 67: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیاحق طلاق، عقد و بیاہ کے لازمی ہونے سے منافات رکھتا ہے یا نہیں؟ ٦٤

سوال نمبر 68: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا طلاق کی روک تھام کے لئے دوسری اقوام میں بھی قوانین مرتب کئے گئے ہیں یا نہیں؟ ٦٥

سوال نمبر 69: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق کیوں مرد کو ایک طبیعی حق کے طور پردیا گیا ہے؟ ٦٥

سوال نمبر 70: مہربانی کرکے طلاق قضائی کی وضاحت کریں؟ ٦٦

سوال نمبر 71: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو کیا وہ طلاق دینے کے وقت تک اسے ایسے ہی چھوڑ سکتا ہے کہ اس کے اخراجات بھی ادا نہ کرے؟ (مثلاً میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا اور مرد طلاق دینے کا فیصلہ کرلے اور صیغہ طلاق پڑھنے تک کے عرصہ میں مثلاً عورت اپنے میکے یا کسی دوسری جگہ چلی جائے۔ مثال کے طور پر عورت کے گھر سے نکالے جانے اور صیغہ طلاق پڑھے جانے کے درمیان ایک، دو ماہ یا اس سے زیادہ سال دو سال کا وقفہ گذر جائے تو اتنی مدت کے دوران عورت کے اخراجات کا کیا ہوگا؟) ٦٧

سوال نمبر 72: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ معمول کے مطابق طلاق کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟ ٦٨

سوال نمبر 73: طلاق کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اور کیا یہ نظریہ دقیق ہے؟ ٦٨

سوال نمبر 74: مہربانی کرکے طلاق کے سلسلہ میں زوجین کے حقوق سے متعلق وضاحت فرمائیں اور اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بھی بیان کریں؟ ٦٩

سوال نمبر 75: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا خداوند عالم نے شادی کے سلسلہ میں مردوں سے یہ اعتراف لیا ہے کہ وہ عورت کی خوب دیکھ بھال کریں؟ ۷۰

سوال نمبر 76: کیا آپ کی نظر میں اسلام نے خود خواہ او رزبردستی کرنے والے مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ نامناسب سلوک روا رکھنے کی اجازت دی ہے؟ ۷۱

سوال نمبر 77: جنسی کمیونزم (آزاد جنسی تعلقات) سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ ۷۲

سوال نمبر 78: مہربانی کرکے چند شوہری نظام پر ہونے والے بنیادی اعتراض کو بیان فرمائیں؟ ۷۳

سوال نمبر 79: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ متعدد بیویوں اور چند ہمسری کا رواج کیا دوسرے اقوام و مذاہب میں بھی ملتا ہے؟ ۷٤

سوال نمبر 80: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے چند بیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم کردیاہے؟ ۷٤

سوال نمبر 81: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اسلام نے زوجات کی تعداد کو کیوں مشخص اور معین کردیا؟ کوئی خاص علّت؟ ۷٥

سوال نمبر 82: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ گھریلو تعلقات اور میاں بیوی کے رشتہ میں زور زبردستی کا مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟ ۷۵

سوال نمبر 83: مہربانی فرما کر چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب و عوامل کو بیان فرمائیں؟ ۷٦

سوال نمبر 84: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت تو دیدی لیکن عورتوں کو چند شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ ۷۷

سوال نمبر 85: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ عورتیں چند شوہر ہونے سے کیوں نفرت کرتی ہیں؟ ۷۸

سوال نمبر 86: مہربانی فرما کر جنسی اشتراکیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟ ۷۸

سوال نمبر 87: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جاتا تھا؟ ۷۹

سوال نمبر 88: مہربانی فرماکر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں کتنے عناصر دخل انداز ہوتے ہیں؟ ۷۹

سوال نمبر 89: مہربانی فرما کر چند بیویاں رکھنے کی اچھائیاں اور برائیاں بیان فرمائیں؟ ٨٠

سوال نمبر 90: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کی رسم میں جغرافیائی علل و اسباب کا بھی کچھ رول ہے؟ ٨١

سوال نمبر 91: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا مشرق زمین میں چندبیویوں سے متعلق ان مغربی لوگوں کے خیالات صحیح ہیں؟ ٨٢

سوال نمبر 92: مہربانی فرماکر یہ بتائیں کہ کیاچند بیویاں رکھنے کا قانون توریت اور دین مسیح میں بھی آیا ہے یا نہیں؟ ٨٢

سوال نمبر 93: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مذکر اور مونث کے اعتبار سے مردم شماری کس قدر قانون بنانے میں اثر انداز ہوتی ہے؟ ٨٣

سوال نمبر 94: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ باوجود اس کے کہ لڑکوں کی پیدائش لڑکیوں سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیوں کی تعداد کیوں اتنی زیادہ ہے؟ ٨٣

سوال نمبر 95: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویوں کے مسئلہ کی مغربی ممالک اور گرجا گھروں نے حمایت کی ہے یا نہیں؟ ٨٤

سوال نمبر 96: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا مردوں کے جان لیوا حوادث عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ جس کی وجہ سے بالغ غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے یا نہیں، کچھ دوسرے اسباب و علل ہیں؟ اس بات کی علت کیاہے؟ ٨٥

سوال نمبر 97: مہربانی فرما کر شادی شدہ زندگی کے بارے میں وضاحت فرمائیں نیز یہ کہ کیا یہ مرد اور عورت کا قدرتی حق ہے؟ ٨٦

سوال نمبر 98: عورتوں کی شادی اور بے باپ اولاد کی پیدائش کے سلسلہ میں بر ٹرانڈر اسیل کے نظریہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ٨٦

سوال نمبر 99: مہربانی فرما کر چند بیویوں کے نظام کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟ ٨٧

سوال نمبر 100: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا برطانیہ میں بھی متعدد بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا ہے کہ نہیں؟ ٨٨

سوال نمبر 101: بعض فلسفی حضرات کے اس بیان سے متعلق کہ مرد کو چند ہمسری پیدا کیا گیا ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟ ۸۹

سوال نمبر 102: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا ہم مرد او رعورت کے انسانی حقوق کی برابری کو ان کے حقوق و وظائف کی برابری کے لئے بہانہ قرار دے سکتے ہیں؟ ۸۹

سوال 103: کیا اسلام اس نظریہ کا کہ "مردکی نفسیات ایک بیوی میں محدود ہونے سے ناسازگار ہے" مخالف ہے؟ ۹۰

سوال نمبر 104: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اجتماعی ماحول میں کون سی چیزیں خیانت کا سبب اور باعث بن جاتی ہیں؟ ۹۱

سوال نمبر 105: کیا آپ کی نظر میں اسلامی مشرق میں متعدد بیویوں کا رواج ایک ہمسری کے نظام کی بقاء کا موجب ہے؟ ۹۱

سوال نمبر 106: آپ اس بیسویں صدی عیسوی میں چند ہمسری (متعدد بیویوں کے نظام) کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ ۹۲

سوال نمبر 107: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی کن عوامل کے مرہون منت ہے؟ ۹۳

سوال نمبر 108: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے تعلقات میں کون سی چیز زیادہ مؤثر کردار ادا کراتی ہے؟ ۹٤

سوال109:۔ سوت یا سوکن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ۹۵

سوال110:۔ آپ کی نظر میں سب سے بہترین انسانی فضیلت کیا ہے اور کس طرح اسے بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟ ۹۵

سوال و جواب ۹٦

مقدمہ

جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ میاں بیوی ایک گھر کو تشکیل دینے میں اصلی بنیاد ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنا از حد ضروری ہے۔

*.شوہر پر بیوی کے حقوقِ

1۔معمول کے مطابق غذا فراہم کرے۔

۲۔ عورت کی شان کے مطابق مناسب کپڑے فراہم کرے۔

۳۔ گھر کے ضروری وسائل اور امکانات فراہم کرے۔

۴۔ عورت کی سماجی منزلت وحیثیت اور شان کے مطابق مناسب گھر کا بندوبست کرے۔

۵۔ اگر جہالت اور بے خبری میں عورت سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو مرداسے بخش دے۔

۶۔ عورت کے ساتھ نیک سلوک اور خوش روئی سے پیش آئے۔

۷۔ احکام اور اعتقادی مسائل کی اسے تعلیم دے۔

۸۔ چار مہینہ میںکم از کم ایک بار اس کے ساتھ ہم بستری کرے۔

*۔اسی طرح بیوی پر شوہر کے حقوق اس طرح ہیں:

۱۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا۔

۲۔شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دینا، نذر نہ کرنا یا قسم نہ کھانا۔

۳۔ جب بھی شوہر چاہے تو اس کی خواہشات پوری کرنا ۔

۴۔ اپنے آپ کو ان تمام چیزوں سے پاک و صاف کرنا کہ جو شوہر کی جنسی لذات سے نفرت کا باعث بنتی ہیں۔

۵۔ اگر شوہر چاہے اور اسے پسند ہو تو زینت کرنا اور اپنے آپ کو سجانا۔ (احکام روابط زن و شوہر سید مسعود معصومی)

لہٰذا یہ بات قطعی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے مقابلے میں کچھ ایک ایسے وظائف کے عہدہ دار ہیں کہ جن کی انہیں رعایت کرنا ضروری ہے ورنہ وہ گناہ کے مرتکب قرار پائیں گے۔

مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر سکون و آرام حاصل کرتے ہیں۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ: "پروردگار عالم کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہاری زوجہ پیدا کی تاکہ تمہیں اس کے ساتھ رہ کر سکون مل جائے۔"

اس وقت ہمارے سماج میں عورتیں اپنے شوہروں کے شانہ بہ شانہ دینی اور دنیاوی امور میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اور اپنی زندگی کو نہایت آرام و آسائش کے ساتھ جاری رکھنے کا باعث بنتی ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"تےن چےزوں مےں مومن کے لئے آرام و سکون ہے کہ جن مےں سے اےک وہ لائق عورت ہے کہ جو اسے دنےا کے کاموں مےں مددگار ثابت ہو۔" (کافی، ج۵، ص۲۲۸)

مرد اور عورتےں اےک دوسرے کے لئے بہترےن امانت دار ثابت ہونے چاہئےں۔ رسول اکرم صلی اللہ علےہ وآلہ وسلم نقل فرماتے ہےں کہ خداوند عالم نے فرماےا:

"جب مےں کسی مسلمان کو دنےا و آخرت کی نےکی عطا کرنا چاہتا ہوں تو اسے متواضع اور باخےال دل، ذکر کرنے والی زبان، صابر بدن اورباایمان عورت عطا کرتا ہوں۔"

اگر مرد اور عورت اےک دوسرے کے حقوق سے آگاہ ہوں اور ان کی رعاےت کرےں تو ےقےنا اےسے سکون و چےن سے مال مال ہوں گے کہ جہاں طائر تصور بھی پرواز نہ کرسکے۔

اےک اور مسئلہ کہ جو مےاں بےوی کے پےوند کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے، تقویٰ اور پرہےزگاری ہے۔ صاحبان تقویٰ مرد وہ لوگ ہےں کہ جو لقمۂ حلال حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہےں اور عزت نفس کے مالک ہوتے ہےں۔ با تقویٰ اور پرہےزگار مرد وہ لوگ ہےں جو ہر کام مےں زےادتی اور کوتاہی دونوں سے پرہےز کرتے ہےں اور ہمےشہ مےانہ روی اور اعتدال پسندی کا راستہ اختےار کرتے ہےں۔

با تقویٰ اور پرہیزگار عورتیں بھی پاکدامنی کی حفاظت کرتی ہیں اور اپنے شوہر کی اطاعت کرکے خداوند عالم کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرلیتی ہیں۔

کتاب شریف "بحار الانوار" میں آیا ہے کہ:

۱۔ گھر کا سرپرست اپنے گھر والوں کوخدا کی طرف دعوت دے۔

۲۔ فقہی اور اخلاقی احکام کو اپنے گھر والوں کو سکھائے۔

۳۔ گھر کے افراد کو برائیوں سے دور رکھے۔

۴۔ گھر کے افراد کو نیک کاموں کی دعوت دے۔

قرآن مجید میں بھی اسی طرح کی آیات موجود ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ:

۱۔ اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ (سورہ نساء/۱۹)

۲۔ جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کی گردنوں پر ہیں، عورتوں کے حقوق اس سے بھی نیک انداز میں مردوں کی گردنوں پرہیں۔ (سورۂ بقرہ ۲۲۸)

۳۔ جو چیزیں ہم نے مردوں پر ان کی بیویوں سے متعلق واجب کی ہیں، ان کو ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ (سورہ احزاب: ۵۰)

اسحاق، عمار سے کہتا ہے کہ مىں نے حضرت اما م جعفر صادق علىہ السلام سے عرض کىا کہ:

شوہر پر بىوى کے کون سے اىسے حقوق ہىں کہ جن کواگر مرد پورا کردے تو وہ نىک اور محسن بن جاتاہے؟

حضرت امام جعفر صادق علىہ السلام نے فرماىا:

اسے مناسب غذا دے کر سىر کرے، اس کے لئے لباس فراہم کرے اور اگر اس نے کوئى جاہلانہ کام انجام دىا تواسے بخش دے۔

امام باقر علىہ السلام فرماتىہىں رسول خدا صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم نے فرماىا:

امىن وحى (جبرئىل) نے عورت سے متعلق اتنى سفارش کى کہ مىں سمجھا عورت کو زنا کے علاوہ کسى بھى صورت مىں طلاق دىنا جائز نہىں ہے۔

اور نىز آنحضرت صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم نے فرماىا کہ:

اس شخص پر خداوند عالم کى رحمت ہو کہ جس نے اپنے اور اپنى بىوى کے درمىان تمام کاموں کو بحسن و خوبى انجام دىا، کىونکہ خداوند عالم نے عورت کا صاحب اختىار مردکوبنا دىا ہے اور شوہر کو اس کا سرپرست قرار دىا ہے۔

اس کے بعد رسول خدا صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم نے فرماىا کہ:

جوشخص اپنے اہل و عیال کے حقوق کو ضائع کرتا ہے وہ خدا کی رحمت سے دور رہتا ہے۔

ہم اس کتاب میں گھریلو مسائل سے متعلق بحث کریں گے اور میاں بیوی کے درمیان پیش آنے والے مسائل کو اپنی توجہ کا مرکز بنائیں گے اور اس سلسلہ میں حضرت آیت اللہ مرتضیٰ مطہری سے اپنے سوالات پوچھیں گے۔

یہ سوالات آیہ اللہ شہید مرتضیٰ مطہری کی کتاب "گھریلو حقوق کے فطری منابع و مآخذ" سے لئے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۱: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با استعداد مرجع کون سی چیزہے؟

جواب: ظاہر سی بات ہے کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با صلاحیت مرجع خلقت و کائنات کی گراں قدر کتاب ہے۔ اس عظیم کتاب کے صفحوں اور سطروں کی طرف رجوع کرنے سے انسانوں کے مشترکہ حقوق اور میاں بیوی کے ایک دوسرے کے تئیں حقوق کا نظام معلوم ہو جاتاہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ بعض سادہ لوح افراد کسی بھی صورت میں اس مرجع کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتے ہیں۔

ان افراد کی نظر میں تنہا با صلاحیت مرجع لوگوں کی ایک ایسی جماعت ہے کہ جو انسانی حقوق کے اعلانیہ کو تدوین کرنے میں شریک تھے۔

سوال نمبر ۲: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصل سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: ہمارے خیال میں فطری اورطبیعی حقوق تبھی سے وجود میں آئے کہ جب قادر مطلق نے اپنی روشن بینی اور ایک خاص ہدف کے تحت تمام موجودات کوان کمالات کی طرف حرکت دی کہ جن کی استعداد اور صلاحیت ان کے وجود میں پائی جاتی تھی۔ ہر ایک فطری استعداد و صلاحیت، ایک "فطری حق" کا سرچشمہ ہے اور اس کے لئے ایک "فطری دستاویز" کی حیثیت رکھتاہے۔

مثلاً انسان کا بچہ اسکول جانے اور سبق پڑھنے کاحق رکھتا ہے لیکن بھیڑ بکری کا بچہ اس بات کا حقدار نہیں بنتا کیوں؟

کیونکہ انسان کے بچہ میں سبق پڑھنے اور عقلمند بننے کی صلاحیت اور استعداد پائی جاتی ہے لیکن بھیڑ بکری کے بچہ میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہمیں مختلف قدرتی صلاحیتوں کا سامنا ہے یا یکسان صلاحیتوں کا؟

جواب: قدرتی صلاحیتیں مختلف ہیں۔ خالق کائنات نے موجودات کی ہر ایک قسم کو اپنے ایک مخصوص مدار میں قرار دیا ہے اوراس کی سعادت بھی اسی میں قرار دی ہے کہ وہ اپنے ہی مدار میں حرکت کرے۔ مالک کائنات نے یہ کام ایک خاص ہدف ومقصد کے تحت انجام دیا ہے اوران دستاویزوں اور صلاحیتوں کو بے خبری، عدم واقفیت اوراتفاقی و حادثاتی طور پر مخلوقات کے اختیار میں نہیں دیاہے۔

سوال نمبر ٤: آپ کی نظر میں گھریلو حقوق کی بنیاد اور جڑ کو کس چیز میں تلاش کرنا چاہئے؟

جواب: گھریلو حقوق کی اساس اورجڑ کو دوسرے سارے قدرتی حقوق کی طرح ہمیں طبیعت اور قدرت ہی میں تلاش کرنا چاہئے۔

عورت اور مردکی قدرتی صلاحیتوں اور مختلف طرح کی دستاویزوں کہ جو دست خلقت نے ان کے سپرد کی

ہے، سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا مرد اور عورت کے حقوق اور ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۵: گھریلو حقوق کے علاوہ افراد کے سماجی حقوق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: گھریلو حقوق کے علاوہ سماجی حقوق یعنی عظیم معاشرہ کے وہ حقوق کہ جو انسان لوگ گھریلو ماحول سے باہر ایک دوسرے کے تئیں پورا کرنے کے حقدار بنتے ہیں، کے اعتبار سے لوگ یکساں اور مساوی ہیں۔ البتہ یہی اولین قدرتی اور طبیعی حقوق کی برابری ان کوآہستہ آہستہ کسبی حقوق کے اعتبار سے ایک نا برابری جیسی حالت میں قرار دیتے ہیں یعنی کام کرنے کا حق سب کو برابر جیسا ہے اور زندگی کی دوڑ کے مقابلے میں سب لوگ شرکت کر سکتے ہیں لیکن چونکہ اب یہاں پرذمہ داری نبھانے کا مسئلہ سامنے آتا ہے اور سب لوگ اس دوڑ کے مقابلے میں ایک جیسا رتبہ اور مقام حاصل نہیں کرسکتے ہیں اور بعض لوگ صلاحیتوں سے مالامال ہیں اور بعض کم صلاحیت رکھتے ہیں، بعض لوگ بہت زیادہ کام کرتے اور بعض کاہلی کرکےکم کام کرتے ہیں تواب یہاں پراگر ہم ان کے اولین طبیعی اور قدرتی حقوق کی طرح ان کے کسبی حقوق کو بھی برابر اورمساوی قرار دینا چاہیں تو ہمارا یہ کام ظلم وزیادتی کے علاوہ کچھ اور نہیں کہلائے گا۔

سوال نمبر ٦: آپ کی نظر میں سماجی زندگی میں انسان اورحیوان کے درمیان فرق کس عامل کی وجہ سے ہے؟ آپ کی رائے میں یہ قرار داد ہے یا نہیں؟

جواب: حیوانوں کی اجتماعی زندگی جیسے شہد کی مکھی کا انسانوں کی اجتماعی زندگی کے ساتھ یہی فرق ہے کہ حیوانوں کی زندگی کا نظام سوفیصد قدرتی اور طبیعی ہے۔ قدرت نے ان کے کاموں، عہدوں اور ذمہ داریوں کو خود ہی ان کے درمیان تقسیم کردیاہے، لیکن انسان کی اجتماعی زندگی اس طرح کی نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض دانشوروں نے ایک دم اس قدیم فلسفی نظریہ کو مسترد کردیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ : "انسان قدرتی طور پر اجتماعی مخلوق ہے۔" اور اس کے برعکس ان لوگوں کا ماننا ہے کہ انسانی سماج سو فیصد "قرار دادی اور معاہداتی" ہے۔

سوال نمبر ٧: آپ کی رائے میں کیا ''مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت'' اور ''مساوی حقوق'' ایک جیسے ہیں یا ان کے درمیان آپس میں تفاوت ہے؟

جواب: مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت کہ جسے غلطی سے "حقوق کی برابری" کا نام دیا گیا ہے، بھی اسی مذکورہ قرار دادی مفروضہ کے تحت ہے۔ اس مفروضہ کے مطابق چونکہ مرد اور عورت ایک جیسی صلاحیتوں، یکساں ضرورتوں اور ایک جیسی حقوقی دستاویزوں کہ جو قدرت اورطبیعت نے ان کے اختیار میں دے دی ہیں، کے ساتھ گھریلو زندگی میں شرکت کرتے ہیں لہٰذا گھریلو حقوق بھی

یکسانیت، برابری اور مساوات کی بنیاد پر تدوین کئے جانے چاہئے۔

دوسرا مفروضہ اورنظریہ یہ ہے کہ جی نہیں! مرد اور عورت کے اولین قدرتی اور طبیعی حقوق بھی متفاوت ہیں شوہر ہونے کے اعتبار سے کچھ مخصوص حقوق اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور بیوی ہونے کے اعتبار سے کچھ دوسری مخصوص ذمہ داریاں اور حقوق بنھانے کے پابند ہوجاتے ہیں اور اسی طرح ماں، باپ اوراولاد ہونے کے اعتبار سے اپنے اپنے مخصوص حقوق اور فرائض عائد ہو جاتے ہیں۔ بہرحال گھریلو سماج باقی تمام شرکتوں اور تعاون سے مختلف اور متفاوت ہے۔ "عورت اور مرد کے گھریلو حقوق میں عدم مشابہت" کا مفروضہ اور نظریہ کہ جسے اسلام بھی قبول کرتا ہے، اسی اصول پرموقوف ہے۔

سوال نمبر ۸: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسان کی گھریلو زندگی کیوں سوفیصد طبیعی اور قدرتی ہے؟

جواب: انسان کی گھریلوزندگی سو فیصد طبیعی اورقدرتی ہے، یعنی فطری طور پر انسان "گھریلو" پیدا کیا گیا ہے۔ اگر مثال کے طور پرہم انسان کی شہری اور سماجی زندگی کے طبیعی اورقدرتی ہونے میں شک وتذبذب بھی کریں گے لیکن اس کی گھریلو زندگی کے طبیعی اور قدرتی ہونے میں کسی بھی شک وشبہہ کی گنجائش نہیں ہے۔

سوال نمبر ۹: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسان تمام مختلف ادوار میں صاحب خاندان رہ چکا ہے یا یہ کہ خاندان کا نظام کسی ایک خاص زمانے سے شروع ہواہے؟

جواب: تاریخی شواہد میں کوئی ایک بھی ایسا دور ہمیں نہیں ملتاکہ جب انسان گھریلو زندگی سے بے بہرہ رہ چکا ہو، یعنی مرد اورعورت الگ الگ زندگی بسر کر رہے ہوں یا لوگوں کے درمیان جنسی تعلقات مشترکہ اور عمومی صورت (جنسی کمیونزم) میں رائج ہوں۔ دور حاضر کے وحشی قبائل کی زندگی کہ جو قدیم انسان کی زندگی کا ایک نمونہ ہے، بھی اس طرح کی نہیں ہے۔

قدم انسان کی زندگی بھی چاہے مادر سالاری کی صورت میں ہو یا پدر سالاری کی صورت میں، گھریلو شکل وصورت ہی میں بسر کی جاتی تھی۔

سوال ۱۰: آپ کی رائے میں انسانی زندگی کی ابتدا میں "مالکیت" کیوں اشتراکی پہلو رکھتی تھی؟

جواب: ملکیت کے مسئلہ میں اس حقیقت کو سب لوگ قبول کرتے ہیں کہ یہ شروع شروع میں اشترا کی صورت میں ہوتی تھی اور اختصاصی صورت حال (کوئی خاص ملکیت کسی ایک خاص شخص کے نام ہونا) بعد میں پیدا ہوئی ہے، لیکن جنسیت کے مسئلہ میں ہرگز یہ صورت حال نہیں رہی ہے۔ اورانسانی زندگی کے آغاز میں ملکیت کے اشتراکی ہونے کی علت یہ ہے کہ اس وقت کا انسانی سماج قبائلی نظام کی صورت میں ہوتا تھا اور وہ ایک گھر کی شکل اختیار کرتا تھا، یعنی قبیلہ کے افراد کہ جو آپس میں مل جل

کر زندگی بسر کرتے تھے، گھریلو مہر و محبت اور جوش و جذبہ سے بہرہ مند ہوتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ملکیت اشتراکی صورت میں ہوتی تھی۔

سوال نمبر ۱۱: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ سو شلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کو کتنے دور میں تقسیم کرتے ہیں؟

جواب: مرد اور عورت کے تعلقات کو چار دوروں میں تقسیم کرنا سوشلسٹوں کے ان چار مفروضہ دوروں کی اندھی تقلید ہے جو انھوں نے ملکیت کے بارے میں فرض کئے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان نے ملکیت کے لحاظ سے چاد دورے طے کئے ہیں: پہلا اشتراکی مرحلہ (کمیونزم)، دوسرا جاگیر دارانہ مرحلہ(فئوڈالیزم) ، تیسراسرمایہ دارانہ مرحلہ (کیپٹلزم) اور چوتھا کمیونزم یا دوبارہ اشتراکی مرحلہ کہ جو اولین اشتراکی نظام کی طرف ترقی یافتہ اوراونچے درجہ کی بازگشت ہے۔

سوال نمبر ۱۲: مہربانی کرکے مرد اور عورت کی پیدائش کے سلسلہ میں الیکسس کارل کا کیا نظریہ ہے؟ کیا اس نے بھی مرد اور عورت کی خلقت کو متفاوت ذکر کیا ہے؟

جواب: فرانس کا مشہور و معروف بیولوجسٹ، فیزیو لوجسٹ اورسرجن ڈاکٹر الیکسس کارل کہ جو عالمی شہرت یافتہ بھی ہے، اپنی بہت ہی بہترین کتاب "انسان ایک نا شناختہ موجود" میں دونوں باتوں کا اعتراف کرتا ہے، یعنی یہ بھی کہتا ہے کہ مرد اورعورت قانون خلقت کے تحت پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بھی کہتا ہے کہ

مرد اورعورت کے درمیان اختلاف اور فرق ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کوبھی متفاوت بنادیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۳: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے درمیان کیوں یہ اختلاف اور تفاوت رکھاہے؟

جواب: قانون خلقت کو اس اختلاف اور تفاوت کا کچھ اور مقصد تھا۔ قانون خلقت نے اس تفاوت کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس سے مرد اور عورت کا گھریلو پیوند اور مضبوط ہو سکے اور اس طرح ان کی وحدت کی بنیاد پربہتر صورت اختیار کرلے۔ قانون خلقت نے ان اختلافات اور فرق کو اس مقصد سے پیدا کیا ہے کہ اس کے ذریعہ خود ہی مرد اور عورت کے گھریلو حقوق اورذمہ داریوں کو تقسیم کرکے رکھے۔ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے اختلاف اور فرق کو ٹھیک اسی طرح پیدا کیا ہے کہ جس طرح ایک بدن کے اعضاء میں اختلاف اور فرق پیدا کیاہے۔ اگر قانون خلقت نے آنکھ، کان، ہاتھ، پیر اور ریڑھ کی ہڈی کو ایک خاص حالت میں قرار دیا ہے تو یہ سب اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان سب کے ساتھ دو نظریں اور دو رائے برتی گئیں ہیں اور ایک کودوسرے پر امتیاز دے کر ظلم و جفا روا رکھا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱٤: آپ کی نظر میں مرد اور عورت کے درمیان یہ اختلاف اور فرق، ان کے لئے عیب مانا جاتا ہے یا کمال؟

جواب: بہرحال مرد اور عورت کا اختلاف اور فرق "تناسب اور موزونیت" ہے نہ کہ نقص وعیب اور کمال! قانون

خلقت نے اس تفاوت اور فرق کے ذری‌عہ مرد اورعورت کے درمی‌ان زی‌ادہ سے زی‌ادہ تناسب اور موزونی‌ت برقرار کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو ی‌قی‌نا مشترکہ زندگی کے لئے بنائے گئے ہی‌ں اوراس کے برعکس کنوارے پن کی زندگی بسر کرنا قانون خلقت سے انحراف کرنا ہے۔

سوال نمبر ۱۵: آپ کی نظر می‌ں کی‌ا افلاطون کا ی‌ہ نظری‌ہ صحی‌ح ہے کہ عورتی‌ں بھی مردوں کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہی‌ں؟

جواب: افلاطون پوری صراحت کے ساتھ اس بات کا مدعی ہے کہ مرد اور عورتی‌ں ای‌ک جی‌سی اور ی‌کساں استعداد اور صلاحی‌توں کے مالک ہی‌ں اورعورتی‌ں بھی ان تمام کاموں سے عہدہ برآ ہو سکتی ہی‌ں کہ جو عام طور پر مرد لوگ انجام دی‌تے ہی‌ں اور وہ بھی ان ہی حقوق سے بہرہ مندہو سکتی ہی‌ں کہ جن سے مرد لوگ بہرہ مند ہوتے ہی‌ں۔

سوال نمبر ۱٦: آپ کی نظر می‌ں کی‌ا ارسطو مرد اور عورت کے درمی‌ان اختلاف اور تفاوت کو کمی جانتا ہے ی‌ا کی‌فی؟

جواب: ارسطو اس بات کا معتقد ہے کہ مرد اورعورت کاتفاوت صرف "کمی" (عددی) ہی نہی‌ں ہے بلکہ "کی‌فی" بھی ہے اور کی‌فی‌ت کے لحاظ سے بھی وہ لوگ متفاوت اور مختلف ہی‌ں اس کا کہنا ہے کہ: "مرد اور عورت کی استعداد اور صلاحی‌توں کی الگ الگ قسمی‌ں ہی‌ں اور قانون خلقت نے جو وظائف اور ذمہ داری‌اں ان کے ذمہ رکھی ہی‌ں اور جو حقوق ان پرعائد

کئے ہیں، وہ سب کافی اعتبار سے متفاوت اور مختلف ہیں۔ ارسطو کے عقیدے کے مطابق مرد اور عورت کے اخلاقی فضائل بہت ساری جگہوں پر متفاوت اور مختلف ہیں۔ ایک خصلت یا اخلاق مرد کے لئے فضیلت شمار ہو سکتا ہے لیکن عورت کے لئے نہیں! اور اسی طرح ایک خصلت عورت کے لئے فضیلت ہو سکتی ہے لیکن مرد کے لئے نہیں!

سوال نمبر ۱۷: مہربانی کرکے مرد اور عورت کی جنسی ضرورتوں کے سلسلہ میں وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ کیا وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرسکتے ہیں؟

جواب: مرد اور عورت اپنی جنسی ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف اور متفاوت عمل کے حامل ہیں اور ٹھیک ان دو ستاروں کی طرح ہیں جو دو مختلف مداروں میں حرکت کرتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کرسکتے ہیں، لیکن کبھی بھی یہ لوگ ایک نہیں ہو سکتے اور یہی وجہ ہے کہ مرد اورعورت ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گذار سکتے ہیں، ایک دوسرے کے عاشق ہوسکتے ہیں اورایک دوسرے کے صفات اور خصلتوں سے خستہ اور ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ ایسی کون سی چیزہے کہ جس کی وجہ سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے عاشق ہو جاتے ہیں؟ اور نیز یہ کہ انسان کس چیز کے باعث کسی چیز کو پسند کرتا ہے اوراسے چاہتاہے؟

جواب: قانون خلقت نے مرد اور عورت کوایک دوسرے کا طالب اورعاشق قرار دیا ہے، لیکن یہ اس طرح کا عشق یا چاہت نہیں ہے کہ جوانسان کو کسی چیز کے چاہنے کا باعث بنتا ہے۔ انسان اگر کسی چیز سے محبت کرتا اور اسے چاہتا ہے تو یہ اس کی خود غرضی اور خود خواہی کا نتیجہ ہے، یعنی یہ کہ انسان اس چیز کواپنے لئے چاہتا اور اسے اپنی ذات اور اپنے آرام وآسائش پر قربان کردیتا ہے لیکن زوجیت اور شادی شدہ زندگی اس طرح ہے کہ ان میں سے ہرایک دوسرے کی سعادت اورآرام و سکون چاہتاہے اوردوسرے کے لئے اپنی فداکاری اور جانثاری سے لذت اٹھاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۹: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے پیوند کا باعث شہوت اور جنسی خواہش ہے، تو کیا ان کا یہ نظریہ صحیح ہے؟

جواب: ان لوگوں کایہ خیال ہے کہ مرد ہمیشہ عورت کواسی نظر سے دیکھتا ہے کہ جس نظر سے ایک مغربی جوان ہرجگہ پرعورت کو دیکھتا ہے یعنی یہ شہوت ہے کہ جو ان دونوں کو آپس میں ملاتی ہے حالانکہ یہاں شہوت سے بھی بڑھ کر ایک ایسا پیوند ہے کہ جو میاں بیوی کی وحدت کی بنیاد

کوتشکیل دیتا ہے اور وہ وہی چیز ہے کہ جسے قرآن نے "مودت اور رحمت" کے نام سے یاد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ: (و من آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودة ورحمة) اور خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہاری ازواج کو پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سکون واطمینان حاصل ہو اور اس نے تمہارے درمیان مودت اور رحمت قرار دی ہے۔

سوال نمبر ۲۰: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی اس سے بہرہ مند ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ وہی مرحلہ ہے کہ جسے اسلام نے قبول کیا ہے اور شادی بیاہ کواسی بنیاد پر قرار دیا ہے قرآن کریم میں ایسی بہت سی آیات ہیں کہ جو یہ کہتی ہیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے، نہ کسی دوسرے شخص سے۔ مرد اپنی پوری ازدواجی زندگی میں عورت کی زندگی کے اخراجات پورے کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے، حالانکہ اگر عورت کو اپنی کوئی خاص درآمد ہے تووہ خود اسی سے متعلق ہے نہ کسی دوسرے شخص سے (چاہے باپ ہو یا شوہر)۔

سوال نمبر ۲۱: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مہر اور عورت کے تعلقات پر کیا اثر ڈالتا ہے؟ اور نیز یہ بتائیں کہ قانون عشق کیا ہے؟

جواب: ہمارے عقیدے کے مطابق مہر کا وجود ایک ماہرانہ تدبیر کا نتیجہ ہے کہ جو دست قدرت نے مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کو معتدل رکھنے اور ایک

دوسرے کے ساته ان کے پیوند کو مضبوط رکھنے کیلئے قرار دیا ہے۔

مہر اس طرح وجود میں آیا کہ جہاں متن خلقت میں عشق و محبت کے مسئلہ میں مرد اور عورت میں سے ہر ایک کا کردار دوسرے سے متفاوت اورمختلف ہے عرفاء حضرات نے اس قانون کوپوری کائنات کی طرف نسبت دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ: قانون عشق، جاذبیت، کشش اور انجذاب تمام موجودات اور مخلوقات پر حکومت کرتا ہے اور اس اعتبار سے کہ موجودات اور مخلوقات میں سے ہر ایک موجود، ایک خاص ذمہ داری کا عہدہ دارہوتا ہے، متفاوت اور مختلف ہیں۔

سوال نمبر ۲۲: آپ کی نظر میں جنس "نر" ہمیشہ طالب اور چاہنے والا کیوں ہوتا ہے؟ کیا جنس "مادہ" بھی اس حالت کا حامل ہو سکتا ہے؟

جواب: کیونکہ جنس نر اور جنس مادہ کا کردار ایک جیسا نہیں ہے۔ جنس نر ہمیشہ طالب اور چاہنے والے کی حالت میں ہوتا ہے لیکن جنس مادہ ایسا نہیں ہے اوراس کے علاوہ جنس مادہ ہرگز بھی جنس نر کی لالچ اور طمع میں اس کے ساته نہیں گیا ہے بلکہ اس نے ہمیشہ اپنی بے نیازی اور غیر محتاجی کااظہار کیا ہے۔

سوال نمبر۲۳: مہربان‌ی کرکے ی‌ہ فرمائ‌ی‌ں کہ ک‌ی‌ا‌عورت‌ی‌ں اپنے آپ کومرد کے اخت‌ی‌ار م‌ی‌ں د‌ی‌نے کے بعد عزت و احترام حاصل کر ت‌ی ہ‌ی‌ں ی‌ا نہ‌ی‌ں؟

جواب: مہر کا تعلق عورت ک‌ی پاکدامن‌ی اور ح‌ی‌ا سے ہے۔ عورت کوفطری الہام کے ذر‌ی‌عہ معلوم ہے کہ اس ک‌ی عزت اور اس کا احترام اس‌ی بات م‌ی‌ں ہے کہ اپنے آپ کو مفت م‌ی‌ں مرد کے اخت‌ی‌ار م‌ی‌ں نہ دے بہ الفاظ د‌ی‌گر اپنے آپ کو م‌ی‌ٹھا نہ ب‌ی‌چے مہر اس مجموعہ اور عموم‌ی آئ‌ی‌ن کا ا‌ی‌ک بند ہے کہ جس کاخاکہ متن خلقت م‌ی‌ں ڈھال د‌ی‌ا گ‌ی‌ا ہے اور جود ست فطرت نے خود ہ‌ی ت‌ی‌ار ک‌ی‌ا ہے۔

سوال نمبر ٢٤: مہربان‌ی کرکے عورتوں کے مہر کے بارے م‌ی‌ں قرآن کر‌ی‌م ک‌ی نظر ب‌ی‌ان فرمائ‌ی‌ں؟

جواب: قرآن کر‌ی‌م اپن‌ی انتہائ‌ی لطافت اورظرافت کے ساتھ کہتا ہے کہ : (وآتوا النساء صدقاتہن نحلة) ی‌عن‌ی عورتوں کے مہر کو کہ جو خود ان ہ‌ی سے متعلق ہے (نہ کہ ان کے باپ ی‌ا بھائ‌ی‌وں سے) اور تمہاری طرف سے ی‌ہ ان کے لئے تحفہ اورپ‌ی‌شکش ہے، خود ان ہ‌ی کو دے دو۔

سوال نمبر ٢٥: مہربان‌ی کرکے ی‌ہ بتائ‌ی‌ں کہ جنس نر کو ک‌ی‌وں اتنا محتاج بنا‌ی‌ا گ‌ی‌ا ہے؟ ک‌ی‌ا ی‌ہ اس لئے تو نہ‌ی‌ں کہ مرد اپن‌ی طاقت اور توانائ‌ی کا ناجائز استعمال نہ کرسکے؟

جواب: ی‌ہ صرف انسانوں سے مخصوص نہ‌ی‌ں ہے بلکہ تمام جاندار مخلوقات اس م‌ی‌ں شامل ہ‌ی‌ں، ک‌ی‌ونکہ دو

جنسی قانون اور جوڑی دار زندگی کا اصول ان پرحکم فرما ہے اور با وجود اس کے کہ دونوںجنس ایک دوسرے کے محتاج ہیں، لیکن جنس نر زیادہ محتاج بنایا گیا ہے یعنی اس کے جذبات عورت کے مقابلہ میں زیادہ نیاز مندانہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جنس نر اپن جگہ پرکچھ ایسے اقدامات کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ جنس مادہ کی رضایت اور خوشنودی حاصل کرسکے اور یہی بات سبب بنی ہے کہ دونوں جنس کے تعلقات بھی معتدل ہوں اور جنس نر اپنی قدرت اور توانائی کا ناجائز استعمال نہ کرنے پائے بلکہ تواضع اور انکساری کی حالت میں رہے۔

سوال نمبر ۲٦: آپ کی نظر میں کیا مغربیوں نے گھریلو نظام میں حقوق کی برابری کی رعایت کی ہے؟

جواب: مغربی دنیا میں بھی کہ جہاں پر انسانی حقوق کی برابری کے نام پر گھریلو حقوق کو ان کی اصلی حالت سے خارج کردیا گیا ہے اور قانون طبیعت کے موجود ہونے کے باوجود مرداورعورت کو ایک یکساں حالت میں قرار دینے اور گھریلو زندگی میں ایک یکساں کردار ادا کرنے کا پابند بنائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور گویا جہاں پر آپ کے بقول آزاد عشق اور قرار دادی قوانین بھی رائج ہیں، پھر بھی ان چیزوں نے انہیں اپنی فطرت اور طبیعت سے خارج نہیں کیا ہے۔ مرد وہی اپنی طبیعی اور فطری ذمہ داری یعنی نیازمندی، چاہت، سرمایہ لگانا اور پیسہ خرچ کرنا وغیرہ انجام دیتا ہے۔ مرد، عورت کو تحفہ

دیتا ہے اور اس کے اخرجات اٹھانے کی ذمہ داری لیتا ہے، حالانکہ انگریزی شادی میں مہر کا وجود ہی نہیں ہے اور نان ونفقہ اور زندگی کے اخراجات کے لحاظ سے بھی عورت پر بھاری بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انگریزی عشق و محبت بھی انگریزی شادی بیاہ سے زیادہ طبیعت اورفطرت کے ساتھ ہماہنگ نظر آتا ہے۔

سوال نمبر ۲۷: مہربانی کرکے زمان جاہلیت کے رسم ورواج کے سلسلے میں اپنی رائے بیان فرمائیں، کیونکہ وہ لوگ مہرکو معاوضہ کے طور پر ماں باپ کو دے دیا کرتے تھے؟

جواب: قرآن کریم نے مہر کے بارے میں جاہلیت کے رسم ورواج کو منسوخ کردیااور اسے اپنی اصلی حالت پرلاکھڑا کیا۔ جاہلیت کے زمانے میں ماں باپ، مہر کومعاوضہ کے طور پر اوردودھ پلائی کے عنوان سے اپنا حق سمجھتے تھے۔

سوال نمبر ۲۸: مہربانی کرکے دور جاہلیت میں پائی جانے والی زوجیت کی میراث کی رسم کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: جی ہاں! دوران جاہلیت میں کچھ اور رسمیں بھی پائی جاتی تھیں کہ جو عملی طور پرعورت کے مہر سے محروم رہ جانے کا سبب بن جاتی تھیں۔ ان رسموں میں سے ایک رسم زوجیت کی میراث تھی۔ یعنی اگر کوئی شخص مرجاتا تھا اور اس کے وارث لوگ جیسے اولاد، بھائی یا دیگر رشتہ دار جس طرح باقی چیزوں کے وارث بن جاتے تھے، اسی طرح اس

کی زوجہ کی زوجیت کوبھی میراث میں لے جاتے تھے اور اپنے آپ کو اس بات کا مختار جانتے تھے کہ اس کی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کردیں اور اس طرح اس کا مہروصول کرلیں قرآن کریم نے زوجیت کی میراث کی یہ رسم بھی منسوخ کردی اور فرمایا:

(یا ایہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہاً) یعنی اے پیغمبر اور قرآن پرایمان لانے والو! جان لو کہ تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اپنے مرے ہوئے صاحب میراث شخص کی زوجہ کو بھی میراث میں لے جاؤ کہ جب وہ اس بات پر راضی نہ ہوں کہ وہ تمہاری ہمسری میں آجائیں۔

سوال نمبر ۲۹: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مرد اورعورت جو مال و دولت کسب کرتے اور کماتے ہیں، کیا وہ ا س کے مالک ہوتے ہیں؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ قانون بنایا اور کہا: (للرجال نصیب مما کتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن) مرد لوگ جو چیز کماتے اور حاصل کرتے ہیں، وہ اس کے مالک و مختار ہیں اور جس چیز کو عورتیں کماتی اور کسب کرتی ہیں وہ بھی اس کے مالک اور مختار ہیں۔

سوال نمبر ۳۰: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں عورت کے میراث کا حقدار بننے کی بات کہی گئی ہے؟

جواب: قرآن کریم کی اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ:

(للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والا قربون) یعنی مردوں کواس مال میں سے میراث ملے گی جو اس کے ماں باپ یا رشتہ داروں نے مرنے کیبعد باقی چھوڑا ہے اور عورتوں کو بھی اس مال میں سے میراث کا حصہ ملے گا جو ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں نے مرنے کے بعد باقی چھوڑا ہے۔

یہ آیت میراث کا حقدار بننے کوثابت کرتی ہے۔

سوال نمبر ۳۱: مہربانی کرکے اسلام میں نان و نفقہ اور اس کی اقسام کے سلسلہ میں وضاحت بیان فرمائیں؟

جواب: اسلام میں تین طرح کا نان و نفقہ ہوتا ہے:

پہلا نفقہ وہ ہے کہ جو مالک اپنے مملوک اور ملکیت پر خرچ کرتا ہے جیسے وہ اخراجات جوحیوانوں پر ان کا مالک خرچ کرتاہے۔

دوسرا نفقہ وہ ہے کہ جو ایک انسان اپنے چھوٹے یا تنگدست اور نادار بچوں پر اور اسی طرح ایک بیٹا اپنے فقیر و مفلس ماں باپ پر خرچ کرتا ہے کہ اس نفقہ میں ملکیت ہونا شرط نہیں ہے۔

تیسرا نفقہ وہ ہے کہ جوایک مرد اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے۔ اس طرح کہ نان ونفقہ کا معیار نہ ملکیت اور مملوک ہونا ہے اور نہ ہی یہ فطری اور طبیعی حقوق کا لازمہ ہے جیسا کہ دوسری قسم کے نفقہ میں تھا، اور نہ ہی یہ عورت کے فقیر ونادار اور مفلس و ناتواں ہونے کی وجہ سے ہے۔

سوال نمبر ۳۲: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا مرد اس بہانہ سے کہ وہ عورت کے تمام اخراجات اٹھاتا ہے، اس کا استحصال کر سکتا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں باوجود اس کے کہ عورت کی زندگی کے تمام اخراجات، مردکے ذمہ ہوتے ہیں، پھر بھی مردکسی بھی عنوان سے عورت پر اقتصادی غلبہ نہیں رکھ سکتا اور اسے کام کرنے پر مجبور اوراس کا استحصال کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

عورت کا نان ونفقہ اس اعتبار سے ماں باپ کے نان ونفقہ کے جیسے ہے کہ جو کچھ خاص مواقع پر بیٹے کے ذمے ہوتا ہے لیکن بیٹا اس ذمہ داری کونبھانے کے بدلے ماں باپ کی خدمت کرنے پر کسی بھی چیز کا حقدار نہیں بنتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟ اور کیا اس مسئلہ میں اسلام نے مرد کی طرف داری کی ہے یا عورت کی؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ہرگز مرد کے خلاف اور عورت کے حق میں یا عورت کے خلاف اور مرد

کے حق میں کوئی قانون بنانے کی کوشش نہیں کی ہے اسلام نہ عورت کا طرف دار ہے اور نہ ہی مرد کا! اسلام نے اپنے قوانین میں مرد اور عورت اوران کے دامن میں پلنے والے ان کے فرزندوں اور آخر کار اس پورے انسانی سماج کی سعادت اور نیک بختی کو مد نظر رکھا ہے۔

اسلام نے مرد، عورت، ان کے فرزندوں اوراس پورے انسانی معاشرہ کی سعادت اور نیک بختی کی راہ یہی قرار دی ہے کہ وہ قوانین اور قواعد کہ جوایک مدبر اور توانا خالق کے ہاتھ سے اس کائنات میں بنائے گئے ہیں، ان کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ ان ہی کے سایہ میں زندگی کو جاری رکھا جائے۔

سوال نمبر ٣٤: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیوں بعض مرد لوگ بہت زیادہ محنت و مشقت اور زحمتوں کے بعد اپنا کمایا ہوا پیسہ اپنی بیوی کے حوالہ کردیتے ہیں؟

جواب: اس بات کا راز کہ مرد لوگ بے انتہا محنت وزحمت کرکے پیسہ کماتے ہیں اور نہایت خوشی سے اسے اپنی بیوی کے حوالہ کردیتے ہیں تاکہ وہ جس طرح اورجہاں چاہے خرچ کردے، یہ ہے کہ مرد نے عورت کے مقابلہ میں اپنی نفسیاتی ضرورت کو بھانپ لیا ہے، وہ یہ سمجھ گیا ہے کہ خداوند عالم نے عورت کو اس کی روح اور نفس کے لئے سکون وآرام کا ذریعہ بنا دیا ہے: (وجعل منہا زوجہا لیسکن)

سوال نمبر ۳۵: مہربانی کرکے مادر شاہی کے متعلق اپنی رائے بیان فرمائیں اور یہ بتائیں کہ اس دوران مردکو زیادہ نقصان پہونچا ہے یا عورت کو؟

جواب: یورپ میں کچھ ایسے افراد ہیں کہ جنہوں نے عورت کی آزادی کی طرف داری کو یہاں تک پہونچا دیا کہ اب عصر "مادر شاہی" اور گھریلو نظام سے باپ کو مکمل طور پر نکال باہر کرنے کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ ان لوگوں کے عقیدے کے مطابق عورت کو مکمل اقتصادی آزادی دے کر اورباقی تمام امو ر میں مرد کے مقابلے میں اس کے حقوق کی برابری کے بعد مستقبل میں گھریلو نظام میں باپ کا وجود ایک زائد چیز شمار ہونے لگے گی اور اس طرح باپ ہمیشہ کے لئے گھریلو نظام سے حذف ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۳٦: آپ کی نظر میں میراث سے عورتوں کو محروم کردئے جانے کی بنیادی علت کیا ہے؟

جواب: عورتوں کو میراث سے محروم کردئے جانے کی بنیادی علت یہ ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایک گھر کی مال و دولت کسی دوسرے گھر میں نہ چلی جائے۔

البتہ میراث سے محرومیت کی اور بھی کچھ وجوہات رہی ہیں کہ من جملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کی فوجی توانائی کمزور ہے۔ لوگ عورت کو فوجی اور دفاعی سرگرمیوں کی طاقت وتوانائی نہ رکھنے کی خاطر، میراث سے محروم کردیتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۷: منه بولے بیٹے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا قدیم ایران میں یہ رسم پائی جاتی تھی؟

جواب: جاہل اعراب کبھی کسی بچے کو اپنا منہ بولا بیٹا بناتے تھے اور نتیجہ میں وہ بچہ اس میت کا ایک حقیقی وارث شمار کیا جاتا تھا۔ منہ بولے بیٹے کی رسم دوسری قوموں از جملہ قدیم ایران میں بھی رائج رہی ہے۔ اس رسم کے مطابق منہ بولا بیٹا چونکہ ایک لڑکا ہوتاتھا لہٰذا ایسے امتیازات اور خصوصیات کا حامل ہوتا تھا کہ جن خصوصیات اور امتیازات سے اصلی نسل کی بیٹی کو بھی لڑکی ہونے کی وجہ سے محروم رکھا جاتا تھا اورمیرا ث ملنا یا نہ ملنا بھی ان ہی امتیازات میں شمار ہوتاتھا۔

اسی طرح منہ بولے بیٹے کی بیوی سے بھی شادی کرنا ممنوع سمجھا جاتا تھا اور قرآن کریم نے اس رسم کو منسوخ کر دیا۔

سوال۳۸: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عربوں کی ایک رسم 'ہم پیمانی' کی رسم تھی،مہربانی کر کے اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بیان فرمائیں؟

جواب: میراث کے سلسلہ میں عربوں کی ایک اور رسم رائج تھی کہ اس کو بھی قرآن کریم نے منسوخ کر دیا اور وہ رسم 'ہم پیمانی' تھی۔یعنی دو اجنبی افراد آپس میں یہ عہد و پیمان باندھتے تھے کہ 'میرا خون، تیرا خون ہے، مجھ پر حملہ تجھ پر حملہ ہے اور میں تمہاری میراث کا حقدار اور تو میری میراث کا حقدار ہے۔اس عہد و پیمان کی وجہ سے یہ دو اجنبی لوگ

زمان حیات میں ایک دوسرے کا دفاع کرتے تھے اور جو شخص ان میں سے جلدی مر جاتا تو دوسرا شخص میراث کے طور پر اس کا مال و متاع رکھ لیتا تھا۔

سوال۳۹: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے میراث اور اسی طرح بھائی اور بہن کے میراث کے سلسلہ میں قرآن کریم کی کیا نظر ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں لڑکا ، لڑکی کے مقابلہ میں، بھائی ،بہن کے مقابلے میں اور شوہر، بیوی کے مقابلہ میں دگنی میراث کا مالک ہوتا ہے۔ صرف ماں اور باپ کے سلسلہ میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر مرنے والے کے بچےبھی ہوں اور ماں باپ بھی اس کے زندہ ہوں تو ماں باپ کو مرنے والے کے مال کا چھٹا حصہ مل جائے گا۔

سوال۴۰: آپ کی نظر میں اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کو کیوں آدھا ہی رکھا ہے؟

جواب: مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کا آدھا ہونا اس خاص قانون کے سبب ہے کہ جس کے ذریعے عورت کو مہر ، پوری زندگی کا نان و نفقہ اور اخراجات ملنا اور جہاد و فوجی کاروائیوں اور بعض تغریری قوانین میں خصوصی رعایت جیسی مراعات مد نظر رکھی گئی ہیں۔یعنی عورت کے بارے میں میراث کا خاص قانون ان خاص مراعات کے پیش نظر بنایا گیا ہے کہ جو عورت کو مہر، نان و نفقہ وغیرہ میں حاصل ہوتی ہیں۔

سوال ۴۱: آپ کی نظر میں آج کے مقابلے میں گذشتہ زمانے میں طلاق کا اعدادو شمار کیوں اتنا کم تھا؟

جواب: گذشتہ زمانے میں لوگ طلاق ،اس کے برے اثرات ، اس کے بڑھنے کے علل و اسباب اور طلاق واقع ہونے میں ممکنہ رکاوٹ کے بارے میں کم ہی غورو فکر کرتے تھے اور اس کے بعد بھی طلاق کا اعدادو شمار بہت کم ہوتا تھا اور بہت کم گھرانے اجڑجاتے تھے۔ یقینا کل اور آج کا فرق یہی ہے کہ آج طلاق کے علل و اسباب بڑھ گئے ہیں۔سماجی اور اجتماعی زندگی کی شکل و صورت ہی کچھ ایسی بن گئی ہے کہ جدائی، تفرقہ اور گھریلو پیوند کے ٹوٹ جانے کی وجوہات زیادہ سے زیادہ ہو گئی ہیں۔

سوال نمبر ۴۲: پوری دنیا میں طلاق کے رسم و رواج کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: طلاق کی افزائش صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس صدی کی ایک عمومی بیماری ہے اور جہاں جہاں بھی نئے مغربی آداب و رسوم نفوذ کرتے جا رہے ہیں وہاں پر طلاق کے اعداد و شمار زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔

مثلاً ہم اپنے ہی اس ایران کو دیکھیں دیہاتوں اور گاؤں کے مقابلہ میں شہروں میں طلاق کا رواج زیادہ ہوگیا ہے اور سب سے زیادہ تہران میں ہے کہ جہاں پر مغربی آداب و رسوم کی زیادہ پیروی کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ٤٣: آپ کی نظر میں بعض لوگ کیوں ایسا سوچتے ہیں کہ اگر شادی بیاہ کے رشتے تجدد اور تبدیلی کی صورت میں ہو ں تو اس سے زیادہ لذت ملتی ہے؟

جواب: جو لوگ شادی بیاہ کو صرف ہوس پرستی اور وقتی لذت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سماج کے لئے اس کی خاندانی قدر و قیمت اور اس کا تقدس مد نظر نہیں رکھتے اور دوسری طرف سے یہ سوچتے ہیں کہ جتنی جلدی شادی بیاہ کے رشتہ کو تبدیل اور تجدید کردیا جائے اتنا ہی مرد اور عورت کومزید لذت ملے گی، وہ لوگ اس نظریہ اور مفروضہ کی تائید کرتے ہیں۔ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ : "دوسرا عشق ہمیشہ خوشگوار اور لذیذ ہوتا ہے۔" اسی نظریہ کے طرفدار ہیں۔

سوال نمبر ٤٤: شادی بیاہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیا طلاق ہمیشہ شادی کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے؟

جواب: یہ بات کہ شادی بیاہ ایک مقدس عہد و پیمان ہے اور دو دلوں اور دو روحوں کی وحدت کا نا م ہے، ہمیشہ ہمیشہ ایک ثابت عہد و پیمان کے عنوان سے موجود رہنا چاہئے اور طلاق، انسانی سماج کی لغت (ڈکشنری) سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حذف ہونا چاہئے۔ مرد اور عورت جب شادی کرتے اور میاں بیوی کی صورت میں سماج میں قدم رکھتے ہیں تو ان کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ موت کے علاوہ کوئی بھی چیز انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کرسکتی ہے۔

یہ وہی نظریہ اور مفروضہ ہے کہ جس کی طرفداری کیتھلک گرجا صدیوں سے کرتا آرہا ہے اور کسی بھی قیمت پر اس نظریہ سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴۵: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق مرد کو ہے یا عورت کو؟ اور نیز یہ بتائیں کہ کیا اسلام کی نظر میں طلاق کا حق مرد کو ہونا چاہئے یا عورت کو؟

جواب: جو لوگ طلاق کا حق صرف مرد کو دیتے ہیں، انہیں دو طرح سے شکایت ہے:

۱۔ ایک اس اعتبار سے کہ بعض بزدل اور بے غیرت مردوں کو برسوں کی شادی بیاہ کی زندگی گذارنے کے بعد ایک دم سے نئی دلہن کی ہوس دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی پہلی بیوی کہ جس نے اپنی پوری عمر، جوانی اور تمام تر توانائی اور تندرستی اس گھر کوبنانے میں لگا دی اور جسے ہر گز یہ تصور نہیں تھا کہ ایک دن اس کے بنائے ہوئے اس آشیانہ کو اس سے چھین لیا جائے گا ، صرف ایک طلاق کے درج کردئے جانے سے خالی ہاتھوں اسے اپنے آشیانے سے نکال باہر کردیا جاتا ہے ۔

۲۔ دوسرے اس اعتبار سے کہ بعض بزدل اور بے حیا مردوں کا ایسی عورت کو طلاق دینے سے انکار کرنے پر کہ جہاں صلح و صفائی اور مشترکہ زندگی بسر کرنے کی امیدیں نا پیدہوں۔

سوال نمبر ٤٦: کیا آپ کی نظر میں تمام مشکلات کو قانون بنانے سے حل کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں اسلام کی نظر بھی یہی ہے؟

جواب: سماجی مشکلات کوحل کرنے کے سلسلہ میں اسلام کی نظر اور بعض دیگر نظریات کے درمیان جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام مشکلات کو قانون بنانے کے ذریعہ سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قانون صرف لوگوں کے خشک اور قرار دادی تعلقات کے دائرے ہی میں مؤثر ثابت ہو سکتا ہے ، لیکن چونکہ جذباتی اور قلبی تعلقات کا مسئلہ درمیان میں ہے تو یہاں پر صرف قانون ہی کارساز نہیں ہو سکتا بلکہ دوسرے علل و اسباب اور تدبیریں اپنانے کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

سوال نمبر ٤٧: طلاق کے بارے میں اسلام کی نظر کیا ہے؟

جواب: اسلام طلاق کا سخت مخالف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، طلاق واقع نہ ہو۔ اسلام نے طلاق کوصرف ایسے حالات میں چارہ جوئی اور راہ حل کے عنوان سے پیش کیا ہے کہ جہاں جدائی کے علاوہ اور کوئی راستہ مناسب ہی نہ ہو۔

سوال نمبر ٤٨: آپ کی نظر میں کچھ مردوں کی یہ حرکت کہ ہمیشہ ایک عورت کے ساتھ شادی کرتے اور پھر جلدی اسے طلاق دیتے ہیں، کس چیز سے شباہت رکھتی ہے؟

جواب: اسلام ایسے مردوں کو کہ جو ہمیشہ کسی عورت کے ساتھ شادی کرتے اور پھر طلاق دے دیتے ہیں اور فقہی تعبیر کے مطابق "مطلاق" ہیں، دشمن خدا شمار کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

خدا ایسے مرد کا دشمن ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے کہ جو ہمیشہ اپنی عورت بدلنے کی سوچتا رہتا ہے اور اسی طرح ایسی عورت کا دشمن ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے کہ جو ہمیشہ مرد کوبدلنے کی سوچ دل و دماغ میں رکھتی ہے۔

سوال نمبر ٤٩: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ہمارے دینی راہنماؤں نے مسئلہ طلاق میں کیسا رویہ اپنایا؟

جواب: جو چیز ہمیں دینی راہنماؤں کی سیرت میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے ہمیشہ طلاق سے پرہیز کرنے کی کوشش کی ہے لہٰذا بہت ہی نادر موقع پر ان کے ذریعہ طلاق واقع ہوئی ہے اور جب بھی یہ مسئلہ پیش آیا ہے تو کسی معقول اور منطقی دلائل کی بنیاد پر انھوں نے طلاق دی ہے۔

مثلاً: امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک عورت سے شادی کرلی اور آپ اسے بہت زیادہ چاہتے تھے، لیکن

ایک بار آپ کو معلوم ہوا کہ وہ عورت "ناصبی" ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام کی زبردست دشمن ہے اوران کی نسبت بغض و کینہ دل میں لئے ہوئے ہے تو امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کو طلاق دے دی۔

سوال نمبر ۵۰: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شہری سماج (civil society) میں واحد قدرتی قانون کیا ہے؟

جواب: شہری سماج میں واحد قدرتی قانون، آزادی اور مساوات کا قانون ہے۔ معاشرہ کے تمام قوانین ان ہی دو بنیادوں یعنی اصول آزادی اور اصول مساوات پرتدوین ہونے چاہیئیں، نہ کسی دوسری چیز پر! لیکن شادی بیاہ کا مسئلہ اس سے کچھ مختلف ہے اور آزادی اور مساوات جیسے اصول کے علاوہ کچھ اور بھی قوانین اس کے لئے بنائے گئے ہیں اور ان قوانین کی پیروی اور رعایت کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ بھی نہیں ہے۔ طلاق بھی شادی بیان کی طرح ہر قرار دادی قانون سے پہلے فطرت اور طبیعت میں قانون کے ہمراہ قرار دیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح آغاز کام اور اس کے درمیان یعنی شادی بیاہ میں قانون طبیعت کی رعایت کرنا ضروری ہے، اسی طرح طلاق میں بھی کہ جو آخر کار اور انجام ہے، ان قوانین کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۵۱: مہربانی کرکے اسلام میں شادی بیاہ کے قدرتی نظام کی رعایت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: شادی بیاہ کا قدرتی نظام کہ جس کی بنیاد پر اسلام نے اپنے قوانین بنائے ہیں، یہ ہے کہ عورت اس گھریلو نظام اور سسٹم میں محبوب اور محترم شمار کی جائے لہٰذا اگر کسی علت کی بنا پر عورت اپنے اس مقام سے گرجاتی ہے اور مرد کی محبت کا شعلہ خاموش ہوجاتا ہے اور اس کی نسبت سرد مہری کا مظاہرہ کرتا ہے تو گھر اور خاندان کی بنیاد بکھر جاتی ہے، یعنی ایک قدرتی اور طبیعی سماج، طبیعت اور فطرت کے حکم سے بکھر جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۲: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد یہ ہے کہ مرد اسے کہے کہ تم مجھے پسند نہیں ہو، یا مجھے تم سے نفرت ہے۔ اور ایسے وقت میں اگر قانون زور زبردستی کرکے اس عورت کو ایسے مرد کے گھر میں ہی رہنے پر مجبور کرے تب بھی یہ کام بہت دشوار ہے ہاں! قانون زبردستی کرکے اس عورت کو اس شخص کے گھر میں روک سکتی ہے لیکن اس قانون میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ عورت کو اپنی اسی طبیعی اور قدرتی حالت میں پلٹائے اور گھریلو نظام کی اس مرکزیت اور محبوبیت کے مقام پر اسے لا کھڑا کرے ۔ قانون میں اتنی

طاقت ہے کہ مرد کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ عورت کو نان و نفقہ دے اور اسے اپنے ہی گھر میں رکھے لیکن قانون میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ مرد کو ایک فداکار اور حقیقی عاشق کا رتبہ عطا کرے اور اسے ایک پروانۂ عشق بنادے جو ہمیشہ اپنے عشق کے چراغ کے ارد گرد گھومتارہتا ہے۔

سوال نمبر ۵۳: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت کی گھریلو زندگی کس چیز سے وابستہ ہے؟

جواب: گھریلو زندگی دونوں طرف کے مہر و محبت سے وابستہ ہے نہ صرف ایک طرف سے۔ صرف اس میں ایک ہی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کے نفسیات الگ الگ ہیں۔

قدرت نے میاں بیوی کے تعلقات کو اس طرح قرار دیا ہے کہ جہاں عورت، مرد کو جواب دینے پر ہی مامور ہے۔ عورت کی اصلی محبت اور اس کا مضبوط عشق وہی ہے کہ جو ایک مرد کے عشق و احترام کے رد عمل میں اس کے اندر پیدا ہوتا ہے، لہٰذا عورت کے وجود میں تبھی مرد کا عشق اور محبت وجودمیں آتا ہے کہ جب مرد کے اندر عورت کے لئے وہ عشق و محبت پایا جاتا ہو۔ گویا قدرت نے دونوں طرف کی محبت و عشق کی چابی مرد کے اختیار میں دے رکھی ہے۔

سوال نمبر ٥٤: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے فرق کومختصر طور پر بیان فرمائیں؟

جواب: بہرحال مرد اور عورت کا سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ مرد خود عورت کے وجود کا محتاج ہے اور عورت مرد کے دل کی محتاج ہے۔

مرد کی دلی حمایت اور قلبی لطف و عنایت عورت کے لئے اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے بغیر عورت کے لئے شادی بیاہ کی زندگی ناقابل برداشت ہے۔

سوال نمبر ٥٥: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا گھریلو فریضہ، دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے؟

جواب: جی ہاں! گھریلو فریضہ بھی ٹھیک دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ اسلام، گھریلو زندگی کو ایک قدرتی سماج کے طور پر مانتا ہے اور اس قدرتی سماج کے لئے اس نے ایک مخصوص نظام بھی معین کر رکھا ہے اور اس نظام کی رعایت کرنے کو لازم و ضروری اور اس کی مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے۔

اسلام کا سب سے بڑا معجزہ یہی نظام اور میکانزم کو معین کرنا ہے۔

سوال نمبر ٥٦: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا گھریلو نظام میں مساوات اور برابری سے بڑھ کر بھی

کوئی مسئلہ ہے؟ اور کیا اسلام نے اس مسئلہ کو حل کردیا ہے؟

جواب: دور حاضر میں مغربی دنیا جس چیز پر اپنے آپ کو فریفتہ اور عاشق دکھاتی ہے وہ "مساوات اور برابری" ہے اور یہ لوگ اس بات سے بالکل غافل نظر آتے ہیں کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی اس مسئلہ کو حل کردیا ہے۔ گھریلو مسائل کہ جس کا اپنا ایک مکمل نظام ہے، میں مساوات سے بڑھ کر ایک چیز ہے۔ قدرت اور طبیعت نے شہری سماج میں مساوات کا قانون بنایا اور ابس! لیکن گھریلو سماج میں قانوان مساوات کے علاوہ اور بھی قوانین اس نے بنائے ہیں۔ صرف مساوات کا قانون ہی گھریلو تعلقات کو برقرار نہیں رکھ سکتا ، بلکہ اس کے لئے ہمیں گھریلو سماج کے تمام قدرتی اور طبیعی قوانین کوجان لینے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر ۵۷: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عورت کے جذبات اور احساسات کا سرچشمہ کیا ہے؟ اور کیا یہ جذبات اور احساسات بچوں اور ان کی تربیت پربھی اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب: عورت کا وجود مرد کے وجود سے جذبات اور احساسات حاصل کرتا ہے اور عورت اپنے بچوں کو اپنے جذبات کے ابلتے چشمہ سے سیرا ب کرتی ہے۔ مرد ایک پہاڑ کی طرح ہے اور عورت اس پہاڑ کے دامن میں ایک چشمہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ان کے بچے پھول اور کلیوں کے جیسے ہیں ۔ چشمہ جب پہاڑ سے بارش کا پانی حاصل کرتا اور اسے اپنے اندر جذب کرتا ہے، تبھی وہ اس پانی کو صاف و شفاف صورت میں

باہر نکالتا اور پھول اور کلیوں کوسرسبز وشاداب اور خوش و خرم کردیتا ہے۔ اگر بارش پہاڑوں پر نہ برسے، یا پہاڑوں کی ایسی حالت ہو کہ پانی جذب نہ ہو سکے تو چشمہ خشک ہو کر رہ جائے گا اور پھول اور کلیاں مرجائیں گی۔

سوال نمبر ۵۸: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت اور ان کے تعلقات کے درمیان کس طرح کی صلح وآشتی ان کی سعادت ونیک بختی کا باعث بنتی ہے؟

جواب: ازدواجی زندگی میں صلح وآشتی اسی طرح برقرار ہونی چاہئے کہ جس طرح ماں باپ اور بچوں کے درمیان صلح و آشتی برقرار ہوتی ہے کہ جو فداکاری، بخشش، ایک دوسرے کی تقدیر کے ساتھ محبت اور وابستگی، دو ہونے کی دیوار توڑنے، دوسرے کی سعادت اور نیک بختی کو اپنی سعادت اور نیک بختی سمجھنے اور دوسرے کی بدبختی کو اپنی بدبختی سمجھنے کے برابر ہے۔ اور یہ اس صلح و آشتی سے مختلف ہے کہ جو دو دوستوں، دو شریکوں، دو ہمسایوں یا دو ہمسایہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۵۹: مہربانی کرکے سیاسی، سماجی اور گھریلو صلح ودوستی کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں اور کیا یہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا یکساں ہیں؟

جواب: مغربی نقطہ نظر کے مطابق گھریلو صلح ودوستی اور سیاسی وسماجی صلح کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ مغربی لوگ جس طرح دو ملکوں کی سرحدوں پر اپنی فوج تعینات کرکے صلح برقرار کرتے

ہیں، اسی طرح وہ چاہتے ہیں کہ مرد اور عورت کی زندگی کی سرحدوں پر عدالت اور کورٹ کی طاقت کے ذریعہ صلح و دوستی برقرار کریں اور یہ لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ گھریلو زندگی کی بنیاد سرحدوں کو درمیان سے ہٹانے اور وحدت برقرار کرنے اور باقی دوسری کسی بھی طاقت کو اجنبی شمار کرنے میں ہی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ٦٠: آپ کی نظر میں کیا اسلام، طلاق کوتاخیر میں ڈالتا ہے؟ کیا یہ دوسری مشکلات پیدا ہونے کا سبب تونہیں بنتا؟

جواب: اسلام ہر اس چیز کا استقبال کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ مردکوطلاق دینے سے روکا جا سکے۔ اسلام نے جان بوجھ کر طلاق کے لئے کچھ ایسے شرائط اور قوانین بنائے ہیں کہ جو قدرتی طور پر طلاق کے تاخیر میں پڑجانے اور معمولا طلاق دینے کے ارادے سے پھر جانے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام اس بات کے باوجود کہ طلاق کے صیغے پڑھنے والے اور اس بات پر گواہ رہنے والے افراد کو اس بات کی سفارش کرتا ہے کہ مرد کو طلاق دینے کے ارادے سے روک لیں، طلاق کو صرف ایسی صورت میں صحیح حساب کرتا ہے کہ جب طلاق دو عادل گواہوں کی شہادت میں پڑھا جائے۔ ظاہر سی بات ہے کہ اتنی رکاوٹیں اور موانع کھڑے کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ اس درمیانی مدت میں وہ کدورتیں اور ناراضگیاں دور ہو جائیں کہ جوطلاق دینے کا باعث بنی ہیں اور اس طرح مرد اور عورت اپنی معمول کی زندگی پھر سے شروع کردیں۔

سوال نمبر ٦١: مہربانی کرکے آپ ان فیصلوں کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں کہ جو طلاق کے لئے لئے جاتے ہیں؟ کیا آپ کی نظر میں ان میں سے اکثر فیصلے غلط نہیں ہیں؟

جواب: وہ تمام فیصلے جو طلاق کے لئے لئے جاتے ہیں وہ شادی بیاہ کی حقیقی موت کی علامت نہیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہوں کہ طلاق کی خاطر لئے جانے والے تمام فیصلے مرد کے شعلۂ محبت کے مکمل طور پر خاموش ہوجانے اور عورت کے اپنے قدرتی اور فطری درجہ سے گرجانے اور مردکا عورت کی حفاظت کے لئے نا اہل ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اکثر یہ فیصلے ایک غصہ، غفلت یا غلطی کی وجہ سے لئے جاتے ہیں۔ سماج میں اگر کچھ ایسے اقدامات اٹھائے جائیں کہ جس کے ذریعہ غفلت اور غصہ کی حالت میں لئے جانے والے فیصلوں پر عمل در آمد سے روکاجاسکے تو یہ بہترین اقدام ہے اور اسلام اس کا استقبال کرتا ہے۔

سوال نمبر ٦٢: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا قانونی عدالتیں دفتر طلاق کے مسئولین کوطلاق جاری کرنے سے روکی سکتی ہیں؟

جواب: قانونی عدالتیں سماجی نمائندوں کی حیثیت سے دفتر طلاق کے ذمہ داروں کو طلاق جاری کرنے سے روک سکتی ہیں لیکن صرف تب تک، جب تک کہ عدالت کی طرف سے میاں بیوی کے درمیان صلح و دوستی کرنے کی کوشش کے ناکام ہونے کی سند جاری نہ ہوجائے۔ عدالت میاں بیوی کے درمیان صلح و

دوستی کرنے کی کوشش کا عمل انجام دے گی اور جب عدالت پر یہ بات واضح ہو جائے کہ اب ان دونوں کے درمیان صلح ودوستی کا امکان ختم ہو چکا ہے تو وہ صلح ودوستی کے ناممکن ہونے کی سند جاری کرکے اسے طلاق کے دفتروں میں بھیج دے گی اور اس طرح طلاق کے دفتر اپنی کاروائی انجام دے سکتے ہیں۔

سوال نمبر ٦٣: کیا آپ کی نظر میں طلاق کا مسئلہ عورت کے اقتصادی عدم استقلال سے مربوط ہے؟

جواب: بہرحال مقصد یہ ہے کہ عورت کے بے گھر ہونے کی مشکل قانون طلاق سے مربوط نہیں ہے اور قانون طلاق کے بدلنے سے اس میں کوئی اصلاح نہیں ہوگی۔ یہ مشکل عورت کے اقتصادی استقلال اورعدم استقلال سے وابستہ ہے اوراسلام نے اس بات کو حل کردیا ہے۔

سوال نمبر ٦٤: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو کیوں دیا ہے؟ کیا یہ عورت کے حق میں ناانصافی نہیں ہے؟

جواب: اس بات کی علت کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو دیا ہے، یہ ہے کہ اسلام نے عورت کوصاحب ارادہ وآرزو نہیں سمجھا ہے اور اسے ایک چیز شمار کرتا ہے نہ کہ شخص۔ اسلام نے مرد کوعورت کا مالک قرار دیا ہے اور قدرتی طور پر یہ حکم بھی اس پر نافذ ہوگا کہ (الناس مسلطون علیٰ اموالہم) لوگوںکو اپنے مال پر پورا اختیار ہے، اور مرد کو یہ حق پہونچتا ہے کہ جب چاہے اپنے مال کو چھوڑ دے۔

تو معلوم ہوا کہ اسلام کی منطق مرد کے مالک ہونے اور عورت کے مملوک اور چیز ہونے پر مبنی نہیں ہے بلکہ اسلام کی منطق ان مصنفوں کی فکری سطح سے بہت بلند اور کافی دقیق ہے۔ اسلام نے وحی کے سایہ میں گھریلو نظام اور خاندانی بنیادوں سے متعلق ایسے نکات اور رموز دریافت کئے ہیں کہ اب سائنس چودہ سو سال بعد ان کے نزدیک پہونچنے کو کوشش کر رہی ہے۔

سوال نمبر ٦٥: کیا آپ کی نظر میں طلاق ایک قسم کی رہائی اور شادی بیاہ ایک طرح کا قبضہ ہے؟

جواب: جی ہاں! جہاں پر شادی بیاہ قبضہ کے معنی رکھتا ہے تو وہاں پر طلاق، رہائی ہی ہے۔ اگر آپ تمام طرح کے جنس نراور مادہ کی جوڑی داری کو بدل سکتے ہیں اور شادی بیاہ کی قدرتی اور طبیعی حالت کو قبضہ کی صورت سے خارج کرسکتے ہیں، اگر آپ جنس نر اور جنس مادہ، چاہے انسان ہو یا حیوان، کے تعلقات میں ایک دوسرے کے کردار کو ایک دوسرے میں تبدیل کرسکتے ہیں اور قانون طبیعت اور فطرت کوبدل سکتے ہیں تو طلاق کو بھی رہائی کی صورت سے خارج کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر ٦٦: کیا آپ کی نظر میں عقد ضروری ہے؟ اور کیا دونوں طرف میں سے کوئی ایک اس کو توڑ سکتا ہے؟

جواب: یہ جوکہتے ہیں کہ فطری طور پر عقد و بیاہ ضروری ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ خاص مواقع کے علاوہ میاں بیوی میں سے کوئی بھی اسے توڑنے

کا حق نہیں رکھتا ہے   اگر کہیں پر عقد ٹوٹ جائے (فسخ ہو جائے) تو اس کے تمام آثار بھی ختم ہوجاتے ہیں اور مکمل طور پر وہ نابود ہو جاتا ہے۔   اسی صورت میں کہ جب عقد فسخ ہوتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے تو مہر سمیت اس کے تمام آثار بھی رفو چکر ہو جاتے ہیں اور عورت کومہرکے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح دوران عدت کا نان و نفقہ بھی اس کا حق نہیں بنتا   بر خلاف طلاق کے کہ طلاق زوجیت اورہمسری کے روابط کوختم تو کردیتا ہے لیکن عقد و نکاح کے تمام آثار ختم نہیں ہو جاتے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ طلاق، عقد وبیاہ کے تمام آثار کو مٹا نہیں سکتا   حالانکہ اگر شادی بیاہ فسخ ہو جائے اور کسی علت کے سبب ٹوٹ جائے تو عورت کو مہر کابھی حق نہیں بنتا ہے۔

سوال نمبر ٦٧: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیاحق طلاق، عقد و بیاہ کے لازمی ہونے سے منافات رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب: طلاق کا مطلب فسخ (ٹوٹ جانا) نہیںہوتا   حق طلاق، عقد و بیاہ کے لازمی ہونے سے منافات نہیں رکھتا ہے۔

اسلام دو چیزوں کا قائل ہے: ایک حق طلاق اور ایک حق فسخ۔

حق فسخ اس وقت نافذ ہوتا ہے کہ جب مردیا عورت کے اندر کچھ عیوب اور نقائص پائے جاتے ہوں (اور عقد نکاح کے وقت وہ عیوب چھپائے گئے ہوں اور وہ بعد

میں ظاہر ہوں) یہ حق مرد کو بھی ملا ہے اور عورت کو بھی! برخلاف طلاق کے کہ جو مر جانے یا گھریلو زندگی کے بے جان ہو جانے کی صورت میں انجام پاتا ہے اور یہ حق صرف مردکو ہی حاصل ہے۔

سوال نمبر ٦٨: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا طلاق کی روک تھام کے لئے دوسری اقوام میں بھی قوانین مرتب کئے گئے ہیں یا نہیں؟

جواب: دنیا کے بعض قوانین میں طلاق کی روک تھام کے لئے جرمانہ رکھا جاتا تھا مجھے نہیں معلوم دنیا کے آج کل کے قوانین میں اس طرح کا قانون ہے کہ نہیں، لیکن ایسا لکھتے ہیں کہ روم کے عیسائی بادشاہان ایسے شوہر کوسزا دیا کرتے تھے کہ جو بغیر کسی علت کے اپنی بیوی کو طلاق دیدے۔

ظاہر سی بات ہے کہ یہ بھی ایک طرح سے گھریلو بنیادوں کوطاقت کے بل پرقائم رکھنے کی ایک کوشش ہے اور یہ کامیاب اور نیتجہ بخش کوشش نہیں ہوسکتی !

سوال نمبر ٦٩: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق کیوں مرد کو ایک طبیعی حق کے طور پردیا گیا ہے؟

جی ہاں! یہاں پر ایک بات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ ہماری ساری باتیں اس بارے میں تھیں کہ طلاق ایک طبیعی حق کی صورت میں مرد سے مخصوص ہے، لیکن یہ بات کہ مرد وکالت کے عنوان سے مکمل طور پر یا صرف بعض مواقع پر اپنی طرف

سے یہ حق عورت کو دیدے، ایک الگ مسئلہ ہے کہ جسے اسلامی فقہ نے بھی قبول کیا ہے اور ایران کے دیوانی قانون میں بھی اس کی صراحت کی گئی ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ صرف اس لئے کہ مرد اپنی دی ہوئی وکالت سے پھر نہ جائے اور عورت کودئے گئے اس حق کو واپس سلب نہ کرلے، یعنی بلا عزل وکالت کی صورت اختیار نہ کر لے، معمولاً اس وکالت کو عقد لازم میں ضمنی شرط کی صورت میں قرار دیا جاتا ہے اور اس شرط کے تحت عورت مکمل طور پر یا کچھ خاص مواقع پر کہ جو پہلے سے معین کئے جاتے ہیں، اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے۔

لہٰذا اسلامی فقہ کے اعتبار سے عورت کو طبیعی طور پر طلاق کا حق حاصل نہیں ہے لیکن قرار دادی صورت میں اور عقد کے ضمنی شرط کے تحت وہ یہ حق حاصل کر سکتی ہے۔

سوال نمبر ۷۰: مہربانی کرکے طلاق قضائی کی وضاحت کریں؟

جواب: طلاق قضائی وہ طلاق ہے کہ جو نہ شوہر بلکہ قاضی اور جج کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر کے کافی سارے قوانین میں طلاق دینے کا مکمل اختیار قاضی ہی کے ہاتھ میں ہوتاہے اور صرف عدالت ہی طلاق دے سکتی ہے اور میاں بیوی کی جدائی کا حکم صادر کر سکتی ہے۔ ان قوانین کے اعتبار سے یہ تمام طلاقیں، طلاق قضائی ہی ہیں۔ ہم نے گذشتہ چند مقالات میں شادی بیاہ کی روح و معنویت، خاندان کے تشکیل دینے کا مقصد وہدف او رگھریلو ماحول میں

عورت کا رتبہ اوراس کی حیثیت کومدنظر رکھتے ہوئے اس نظریہ کے باطل ہونے کو ثابت کردیاہے اور ہم نے یہ بات بھی ثابت کردی کہ وہ طلاقیں جو معمول کے مطابق اور اپنے طبیعی طریقہ پر واقع ہوتی ہیں، وہ قاضی یا جج کے فیصلہ کے مطابق نہیں ہو سکتیں!

سوال نمبر ۷۱: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو کیا وہ طلاق دینے کے وقت تک اسے ایسے ہی چھوڑ سکتا ہے کہ اس کے اخراجات بھی ادا نہ کرے؟ (مثلاً میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا اور مرد طلاق دینے کا فیصلہ کرلے اور صیغہ طلاق پڑھنے تک کے عرصہ میں مثلاً عورت اپنے میکے یا کسی دوسری جگہ چلی جائے۔ مثال کے طور پر عورت کے گھر سے نکالے جانے اور صیغہ طلاق پڑھے جانے کے درمیان ایک، دو ماہ یا اس سے زیادہ سال دو سال کا وقفہ گذر جائے تو اتنی مدت کے دوران عورت کے اخراجات کا کیا ہوگا؟)

جواب: طلاق مرد کا ایک قدرتی حق ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں لیکن! اس شرط کے ساتھ کہ عورت کے ساتھ اس کے تعلقات معمول کے مطابق برقرار رہنے چاہئیں۔ شوہر کے اپنی بیوی کے ساتھ معمول کے تعلقات یہ ہیں کہ اگر اسے اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے تو خوب اچھی طرح اس کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ اسکے تمام حقوق ادا کرنے ہوں گے، اس کے ساتھ حسن معاشرت اور نیک سلوک روا رکھنا ہوگا اور اگر اس کے ساتھ زندگی کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو

بہتری‌ن اور ن‌ی‌ک روی‌ہ کے ساتھ اسے طلاق دی‌دے اور اسے طلاق دی‌نے سے منہ نہ پہ‌ی‌رے، شکر گذاری کے طور پر کچھ مبلغ دی‌نے کے علاوہ اس کے تمام واجب حقوق کواداکرے:

(و متعوہن علیٰ الموسع قدرہ وعلیٰ المقتر قدرہ متاعاً با لمعروف) اور انہ‌ی‌ں کچھ مال و متاع دی‌دو، مالدار اپن‌ی ح‌ی‌ث‌ی‌ت کے مطابق اور غری‌ب اپن‌ی ح‌ی‌ث‌ی‌ت کے مطابق ۔ ی‌ہ متاع مناسب مقدار م‌ی‌ں ہوناضروری ہے۔ اور اس ک‌ی‌ساتھ ہ‌ی شادی ب‌ی‌اہ کے رشتہ کو ختم شدہ اعلان کردے۔

سوال نمبر ۷۲: مہربان‌ی کرکے ی‌ہ فرمائ‌ی‌ں کہ معمول کے مطابق طلاق کو کس چ‌ی‌ز سے تشب‌ی‌ہ دی گئ‌ی ہے؟

جواب: معمول کے مطابق طلاق کو طب‌ی‌ع‌ی ولادت سے تشب‌ی‌ہ دی گئ‌ی ہے کہ طب‌ی‌ع‌ی ولادت (normal delievery) خود بخود اپنے معمول کے مراحل طے کرت‌ی ہے ل‌ی‌کن ا‌ی‌سے شخص ک‌ی طلاق کہ جو نہ اپنے واجب حقوق اور وظائف کوپورا کرتا ہے اور نہ ہ‌ی عورت کو طلاق دی‌نے ک‌ی بات مانتا ہے، اس غ‌ی‌ر طب‌ی‌ع‌ی ولادت سے تشب‌ی‌ہ دی گئ‌ی ہے کہ جو ا‌ی‌ک سرجن ڈاکٹر کے ذری‌عہ آپری‌شن کرکے بچہ کو ماں کے پ‌ی‌ٹ سے نکالا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۷۳: طلاق کے بارے م‌ی‌ں اسلام ک‌ی‌ا کہتا ہے؟ اور ک‌ی‌ا ی‌ہ نظری‌ہ دق‌ی‌ق ہے؟

جواب: بندہ حق‌ی‌ر کے عق‌ی‌دے کے مطابق اس طرح کا تفکر اسلام کے مسلم اصولوں کے ساتھ مکمل طور پر تضاد

رکھتا ہے۔ وہ دین جو ہمیشہ عدل و انصاف کا دم بھرتا ہے اور "قائم بالقسط" یعنی عدالت و انصاف کی برتری کو تمام انبیائے کرام کا بنیادی ہدف اور مقصد شمار کرتا ہے:

(لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معہم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط) "بےشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ مبعوث کیا اوران پر کتاب اور میزان نازل کردی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان عدل وانصاف برقرار کریں۔'ک

تو ایسی صورت میں کس طرح یہ دین اتنے بڑے اور آشکار ظلم وستم کے لئے چارہ اندیشی نہ کرے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام اس طرح سے اپنے قوانین بنائے کہ جس کا نتیجہ ہی یہ نکلے کوئی بیچارہ انسان کینسر کے مریض کی طرح درد و رنج اٹھائے یہاں تک کہ مر جائے۔

سوال نمبر ۷٤: مہربانی کرکے طلاق کے سلسلہ میں زوجین کے حقوق سے متعلق وضاحت فرمائیں اور اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بھی بیان کریں؟

جواب: چنانچہ اگر آپ قرآن کے اس جملہ کی طرف ملاحضہ فرمائیں گے کہ:

(الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان) طلاق دو مرتبہ دی جائے گی اس کے بعد یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کردیاجائے گا۔

یہ ایک کلی اصول اور عمومی قاعدہ ہے کہ جس کے دائرہ میں قرآن کریم نے حقوق زوجیت کو مقرر کیا ہے، لہٰذا اسلام اس اصول کی بنا پر اور خاص طور سے اس جملہ کی تاکید کے ساتھ کہ : (ولاتمسکوہن ضراراً لتعتدوا) اور خبردار! نقصان پہونچانے کی غرض سے انہیں نہ روکنا کہ ان پر ظلم کرو، ہر گز کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ ایک مرد ، خداکوبے خبر جان کر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور ایک عورت کو نہ صرف اس کے ساتھ زندگی کرنے کے لئے بلکہ اسے تنگ کرنے اوراذیت پہونچانے اور اس بات سے روک تھام کے لئے کہ یہ کسی اور مرد کے ساتھ شادی نہ کرنے پائے، اسے اپنے عقدازدواج ہی میں باندھے رکھے۔

سوال نمبر ۷۵: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا خداوند عالم نے شادی کے سلسلہ میں مردوں سے یہ اعتراف لیا ہے کہ وہ عورت کی خوب دیکھ بھال کریں؟

جواب: سورۂ نساء کی آیت نمبر اکیس (۲۱) میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ:

(وَکَیْفَ تَاخُذُونَہُ وَقَدْ اَفْضَی بَعْضُکُمْ اِلَی بَعْضٍ واَخَذْنَ مِنْکُمْ مِیثَاقًا غَلِیظًا) اور جو مہر تم لوگوں نے اپنی بیویوں کو دیدیا ہے، زور زبردستی کرکے اور تنگ دستی میں قرار دے کر، تم کس طرح ان سے وہ واپس لوگے جب کہ تمہیں ایک دوسرے کے ساتھ وصال بھی حاصل ہوچکا ہے، حالانکہ ان عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم کاعہد و پیمان لے رکھا ہے۔

تمام شیعہ اور سنی مفسرین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ "بہت سخت قسم کا عہد و پیمان" سے مراد خدا کا وہ عہد و پیمان ہے کہ جو اس نے (فامساک بمعروف او تسریح باحسان) یعنی نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کردیا جائے گا، کے جملہ سے مردوں سے لیا ہے یعنی وہی عہد و پیمان کہ جس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"شادی کے وقت مرد کو اس بات کا اعتراف اور اقرار کرنا چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا یا حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کردے گا۔"

سوال نمبر ۷٦: کیا آپ کی نظر میں اسلام نے خود خواہ او رزبردستی کرنے والے مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ نامناسب سلوک روا رکھنے کی اجازت دی ہے؟

جواب: شیخ طوسی اپنی کتاب "خلاف" کی جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۱۸۵ پر "عنہ" یعنی مرد کی جنسی ناتوانی پر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرد "عنین" ہے اور جنسی توانائی نہیں رکھتا اور عورت عقد کو فسخ کرنے کا خیال رکھتی ہو تو فقہاء ومجتہدین اس بات(فسخ عقد) پر اجماع اور اتفاق رائے رکھتےہیں "۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ: اور نیز اس آیت سے بھی استدلال ہوا ہے کہ : (فامساک بمعروف او تسریح باحسان) یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کردے گا۔ اورعنین شخص چونکہ اس بات پر قادر

نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نیکی کے ساتھ دیکھ بھال کرسکے، لہٰذا اسے حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کردینا چاہئے۔

ان باتوں سے بہترین انداز اور قاطعیت کے ساتھ یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ اسلام نے ہرگز خود خواہ اور زبردستی کرنے والے مرد کو اس بات کی اجازت نہیں دی ہے کہ وہ حق طلاق کا ناجائز فائدہ اٹھائے اور عورت کو ایک قیدی کے عنوان سے اپنے پاس رکھے۔

سوال نمبر ۷۷: جنسی کمیونزم (آزاد جنسی تعلقات) سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ جنسی تعلقات دونوں طرف سے آزاد ہوں اور کسی خاص طرف کے ساتھ مخصوص نہ ہوں، یعنی نہ ہی کوئی مرد کسی ایک خاص عورت کے ساتھ مخصوص ہو اور نہ ہی ایک عورت کسی ایک خاص مرد کے ساتھ مخصوص ہو۔ یہ وہی مفروضہ ہے کہ جسے "جنسی کمیونزم " کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جنسی کمیونزم گھریلو زندگی کے افکار کے برابر ہے۔ حالانکہ خود تاریخ یا ما قبل تاریخ سے متعلق مفروضات میں بھی یہ بات نہیں ملتی کہ انسان کسی زمانے میں گھریلو زندگی کے بغیر رہا ہو اور جنسی کمیونزم کا اس زمانہ میں رواج پایا جاتا ہو۔ جس چیز کو ان لوگوں نے آزاد جنسی تعلقات کا نام دیا ہے اور اس بات کے مدعی ہیں کہ بعض وحشی قبائل کے درمیان اس طرح کا رواج پایا جاتا تھا، جی ہاں! لیکن وہ مخصوص گھریلو زندگی اور جنسی کمیونزم کی ایک درمیانی حالت تھی۔ کہتے ہیں کہ

بعض قبائل مىں اس طرح کى رسم تھى کہ چند بھائى مل کر چند بہنوں کے ساتھ مخلوط شادى کرتے تھے ىا اىک قبىلہ کے مردوں کى اىک جماعت مشترکہ طور پر دوسرے قبىلہ کى عورتوں کے ساتھ شادى بىاہ کرتے تھے۔

سوال نمبر ۷۸: مہربانى کرکے چند شوہرى نظام پر ہونے والے بنىادى اعتراض کو بىان فرمائىں؟

جواب: چند شوہرى نظام پر جو سب سے بڑا اور بنىادى اعتراض ہے اور ىہى بات سبب بنى ہے کہ ىہ رسم عملى طور پر کامىاب نہ رہ سکى، وہ ىہ ہے کہ اس مىں نسل ونسب مشکوک اور مبہم ہے۔ اس طرح کے شادى بىاہ مىں باپ اور بچے کے تعلقات عملى طور پر مشخص اور معىن نہىں ہىں، ٹھىک اسى طرح کہ جس طرح جنسى کمىونزم مىں باپ اور بچے کے تعلقات نامشخص ہىں اور جس طرح جنسى کمىونزم لوگوں کے درمىان اپنى جگہ نہ بنا سکى، اسى طرح چند شوہرى نظام بھى حقىقى انسانى معاشروں مىں ناقابل قبول واقع ہوئى کىونکہ جىسا کہ ہم نے گذشتہ اىک مقالے مىں اس بات کى وضاحت کردى کہ گھرىلو زندگى اور نئى نسل کے لئے آشىانہ بنانا اور گذشتہ نسل کو آئندہ کى نسل کے ساتھ مضبوط رشتہ برقرار کرنا اور جوڑ دىنا طبىعت انسانى کى فطرى خواہش اور قدرتى جذبہ ہے۔

سوال نمبر ۷۹: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ متعدد بیویوں اور چند ہمسری کا رواج کیا دوسرے اقوام و مذاہب میں بھی ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! چند ہمسری کی ایک دوسری شکل، متعددبیویاں اور زوجات کا ہونا ہے۔ متعدد بیویوں اور زوجات کا رواج چند شوہری اور جنسی کمیونزم کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب رہا ہے اور یہ رسم نہ صرف وحشی قبائل بلکہ دنیا کے مختلف اقوام اور مذاہب نے اسے قبول کیا ہے۔ دور جاہلیت کے عربوں کے علاوہ یہ رسم و قانون قوم یہود ، ساسانیان کے زمانے میں ملت ایران اوربعض دیگر اقوام عالم میں بھی موجود رہا ہے۔ مانٹیسکیو کہتا ہے کہ: "قوم مالایو میں تین بیویاں رکھنا جائز ہوتا تھا۔"

سوال نمبر ۸۰: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے چند بیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم کردیاہے؟

جواب: اسلام نے چند شوہری کے مقابلہ میں، چندبیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم نہیں کیا بلکہ اسے محدود اور مقید (باشرائط) کردیا۔ یعنی ایک طرف سے تو نامحدودی کوختم کردیا اور اس کی حد اکثر کومعین کردیا کہ حد صرف چار تک ہے اور دوسری طرف اس کے لئے کچھ شرائط اور پابندیاں عائد کردیں اور ہر شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ متعدد بیویاں رکھے۔ مستقبل میں ہم ان شرائط اور پابندیوں کے بارے میں اور اسی طرح اس بات پر کہ اسلام نے چند بیویوں اور زوجات کے رکھنے کے

قانون کو کےوں پوری طرح ختم نہےں کےا، بحث کرےں گے۔ عجےب بات ےہ ہے کہ قرون وسطیٰ مےں اسلام کے خلاف ہونے والا اےک پروپےگنڈا ےہ بھی تھا کہ کہتے تھے: پےغمبر اسلام صلی اللہ علےہ وآلہ وسلم نے پہلی بار دنےا مےں متعدد بےوےوں کی رسم اےجاد کر دی اور اس بات کے مدعی تھے کہ اسلام کی بنےاد متعدد بےوےاں ہونے پر ہے اور دنےا کے مختلف اقوام اور ملتوں مےں اسلام نے اسی لئے اتنی جلدی ترقی و پےشرفت کی کہ اس نے متعدد بےوےاں رکھنے کی اجازت دے دی اور ےہ لوگ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ مشرق زمےن کے باشندوں کی پسماندگی کا سبب بھی ےہی متعدد بےوےاں ہونا ہے۔

سوال نمبر ۸۱: مہربانی فرما کر ےہ بتائےں کہ اسلام نے زوجات کی تعداد کو کےوں مشخص اور معےن کردےا؟ کوئی خاص علّت؟

جواب: عربوں کے درمےان بےوےوں کی تعداد کا کوئی حساب و کتاب نہےں تھا۔ اسلام کی طرف سے بےوےوں کی تعداد محدود کرنے اور اس کی حد اکثر ےت کو مشخص کرنے سے ان عرب لوگوں کو مشکل پےش آئی کہ جن کی دس دس بےوےاں بھی تھےں اور وہ لوگ اپنی چھ بےوےوں کو چھوڑ دےنے پر مجبور تھے۔

سوال نمبر ۸۲: مہربانی فرما کر ےہ بتائےں کہ گھرےلو تعلقات اور مےاں بےوی کے رشتہ مےں زور زبردستی کا مسئلہ صحےح ہے ےا نہےں؟

جواب: انسانی تواریخ کو تشکےل دےنے والے عوامل مےں سے اےک عامل "زور زبردستی" کا مسئلہ ہے اور

میں اس بات کا منکر نہیں ہوں۔ میں اس بات کا بھی منکر نہیں ہوں کہ طول تاریخ میں مرد نے عورت کے خلاف اپنی زور آزمائی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے، لیکن میں اس بات کا معتقد ہوں کہ میاں بیوی کے گھریلو تعلقات میں دخیل عوامل کو بالخصوص تشریح و توجیہ کرنے میں صرف زور زبردستی کے عامل پر ہی منحصر کرنا، تنگ نظری ہے اور بس!

سوال نمبر ۸۳: مہربانی فرما کر چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب و عوامل کو بیان فرمائیں؟

جواب: چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب وعوامل یہ ہیں کہ یہ چیز نہ مرد کی طبیعت کے موافق ہے اور نہ ہی عورت کی طبیعت سے میل کھاتی ہے ۔ مرد کی طبیعت کے موافق اس لئے نہیں کہ اول یہ بات مرد کے انحصار طلبی کے جذبہ کے ساتھ ناسازگار ہے اور دوم یہ اطمینان پدری کے اصول کے مخالف ہے۔ اپنے فرزند کے ساتھ محبت اور ہمدردی انسان کی فطرت اور طبیعت ہے۔ انسان فطری اور طبیعی طور پر اولاد اور بڑی نسل کا خواہاں ہے، اور وہ گذشتہ اور آئندہ کی نسل کے ساتھ اپنے تعلقات کو مشخص اور اطمینا ن بخش دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے یہ جاننا از حد ضروری ہوتا ہے کہ وہ کس بچے کا باپ ہے اور خود کس باپ کی اولاد ہے۔ عورت کا چند شوہری ہونا انسان کے اس فطری جذبے اور طبیعت سے ناسازگار ہے۔ برخلاف چند بیویوں والے مرد کے کہ اس حساب سے اس میں مرد ہی کا نقصان ہے نہ کہ عورت کا۔

سوال نمبر ٨٤: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت تو دیدی لیکن عورتوں کو چند شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟

جواب: کہتے ہیں کہ عورتوں کی ایک جماعت (تقریباً چالیس افراد) ایک جگہ جمع ہوئی اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں کہ: اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت کیوں دی ہے لیکن عورتوں کو چند شوہر کرنے کی اجازت نہیں دی؟

کیا یہ ایک نامناسب امتیازی سلوک نہیں ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے حکم دیا کہ پانی سے بھری پیالیاں لائی جائیں، پیالیاں لاکر ہر ایک عورت کوایک پیالی دے دی گئی اس کے بعد مولا نے فرمایا کہ ایک ایک کرکے اپنی تمام پیالیوں کو مجلس کے بیچوں بیچ رکھے ایک بڑے برتن میں خالی کردو۔ سب نے حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اب تم لوگ اس بڑے برتن سے اپنا اپنا ڈالا ہوا پانی واپس اپنی پیالیوں میں بھردو، لیکن اس بات کا خیال رہے کہ ٹھیک وہی پانی جو تمہاری پیالیوں میں تھا، دوبارہ اس کو اٹھانا ہے نہ کہ مخلوط پانی یا کسی دوسری پیالی کا پانی سب نے مل کر کہا کہ: یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ سب پیالیوں کا پانی تو ایک دوسرے کے پانی کے ساتھ مخلوط ہو چکا ہے اور اس کو اب الگ الگ کرنا ناممکن ہے۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ: اگر ایک عورت کے ایک

ساتھ چند شوہر ہوں تو خواہ ناخواہ ان سب کے ساتھ اسے ہمبستر ہونا پڑے گا اور پھر وہ عورت حاملہ ہو جائے گی لیکن یہ جو بچہ اب دنیا میں آئے گا اس کو کون تشخیص دے سکتا ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اور کس شوہر سے متعلق ہے؟

چند مرد اور شوہر ہونے کے اعتبار سے یہ مشکل ہے۔

سوال نمبر ۸۵: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ عورتیں چند شوہر ہونے سے کیوں نفرت کرتی ہیں؟

جواب: کیونکہ عورت چند شوہری نظام میں ہرگز مرد کی فدکاری، حمایت اور مخلصانہ محبت و ہمدردی کو اپنی طرف نہ کھینچ سکی۔ لہٰذا فحاّشی کی طرح چند شوہری بھی عورت کے لئے قابل نفرت چیز ہے۔ المختصر یہ کہ چند شوہری نہ مرد کے نفسانی رجحانات اور دلی خواہشات سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی عورت کے نفسانی خواہشات اور دلی رحجانات سے۔

سوال نمبر ۸۶: مہربانی فرما کر جنسی اشتراکیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب: جنس اشتراکیت اور دونوں طرف سے قید وبند کا ختم ہوجانا کہ جہاں نہ کوئی عورت کسی خاص مرد کے لئے ہو اور نہ ہی کوئی خاص مرد کسی خاص عورت کے لئے ہو، افلاطون کی تجویز تھی، لیکن نہ صرف یہ کہ حکماء طبقہ یعنی حکمائے فلسفہ اور فلسفی حکمرانوں نے افلاطون کی تجویز کو ماننے سے انکار کردیا بلکہ خود افلاطون بھی اپنے اس عقیدے سے پھر گیا۔

سوال نمبر ۸۷: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جاتا تھا؟

جواب: شاید چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جا سکتا تھا لیکن چند شوہر ہونا ایک عورت کے لئے ہرگز امتیاز شمار نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔ اس فرق کی علت یہ ہے کہ مرد خود عورت کی ذات کا طالب ہوتا ہے لیکن عورت مرد کی فداکاری اور اس کے دل کی خواہاں ہوتی ہے۔

جب تک خود عورت کا وجود مرد کے اختیار میں ہے تو مرد کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی اگر عورت کا دل بھی ٹوٹے۔ لہٰذا چند بیویاں ہونے میں مرد اس بات کو اہمیت نہیں دیتا اگر عورت کا دل اور اس کی مہر و محبت اس کے ہمراہ نہ ہو لیکن عورت کے لئے مرد کی ہمدردی، اس کے جذبات اور اس کا دل بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اگر وہ اس چیز کو کھو بیٹھی تو گویا سب کچھ اس نے کھو دیا۔

سوال نمبر ۸۸: مہربانی فرماکر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں کتنے عناصر دخل انداز ہوتے ہیں؟

جواب: شادی بیاہ کے معاملہ میں دو عناصر دخل انداز ہیں: ایک مادی اور دوسرا معنوی۔ شادی بیاہ کا مادی عنصر اس کا جنسی پہلو ہے کہ جو جوانی میں اپنے اوج اور جوش میں ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ کم اور آرام ہو جاتا ہے اور اس کا معنوی پہلو وہ پرخلوص اور رقیق جذبات ہیں جو ان لوگوں کے درمیان حکم فرما ہوتے ہیں اور اتفاق سے جتنا جتنا وقت گذرتا جاتا ہے اتنا ہی یہ پہلو بھی قوی ہو تا جاتا ہے۔ عورت او رمرد کے درمیان ایک فرق

یہ بھی ہے کہ یہ دوسرا عنصر عورت کے لئے پہلے عنصر کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے، برخلاف مرد کے۔

شادی بیاہ کا معاملہ عورت کے لئے زیادہ تر معنوی پہلو کا حامل ہوتا ہے اور مرد کے لئے مادی پہلو کا حامل ہوتا ہے یا کم از کم مرد کے لئے شادی بیاہ کے مادی اور معنوی دونوں پہلو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۹: مہربانی فرما کر چند بیویاں رکھنے کی اچھائیاں اور برائیاں بیان فرمائیں؟

جواب: مرد کی ناقابل انکار ہوس پرستی اور مکمل غلبہ ہی صرف چند بیویوں کے رسم کی پیدائش کا موجب نہیں بنی ہے بلکہ ضرور اور بھی دوسرے عوامل اور اسباب اس میں دخالت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہوس پرست مرد کے لئے چند بیویوں کے بوجھ اٹھانے جیسے سر درد سے آسان اور بہتر راستہ یہ ہے کہ اپنی رنگین مزاجی کی خواہش کو عورتوں کے ساتھ آزاد عشق و دوستی کے ذریعہ پورا کرے بغیر اس کے کہ اپنی مطلوبہ عورت کواپنی بیوی بنائے اور اس سے پیدا ہونےو الے بچے کے تئیں کوئی مسئولیت یا ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لے لہٰذا جن معاشروں میں چند بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا رہا ہے یا تو وہاں پرہوس پرست مرد کے لئے آزاد عشق بازی اورعورت دوستی کی راہ میں سماجی اور معاشرتی رکاوٹیں رہی ہیں کہ جس کی وجہ سے ہوس پرست مرد اپنی تنوع طلبی اور رنگین طبیعت کی خاطر قانونی طور پر عورت کی ہمسری اور بچوں کی پدری

ذمہ داری جیسی بڑی قیمت چکانے پر مجبور ہوا ہے اور اگر یہ علت صحیح نہیں ہے تو مرد کی ہوس پرستی اور رنگین مزاجی کے علاوہ ہمیں دوسرے کچھ جغرافیائی، اقتصادی یا اجتماعی علل واسباب کو فرض کرنا پڑے گا کہ جن کی وجہ سے چند بیویوں کا رواج پایا جاتا رہا ہے۔

سوال نمبر ۹۰: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کی رسم میں جغرافیائی علل و اسباب کا بھی کچھ رول ہے؟

جواب: مینٹسکیو اور گوسٹاویل لوبن نے اس میں جغرافیائی علل و اسباب کے رول پر بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ ان مفکرین کے خیال میں مشرق زمین کی آب و ہوا کا تقاضا ہی کچھ اس طرح کا ہے کہ یہاں پر چند بیویوں کی رسم پائی جائے۔

ان لوگوں کے کہنے کے مطابق مشرق زمین کی عورت بہت جلد بالغ ہوجاتی ہے اور بہت جلد بڑھا بھی جاتی ہے اور یہ اس بات کا سبب بنتی ہے کہ مرد دوسری اور تیسری بیوی کی ضرورت محسوس کرے۔ اس کے علاوہ مشرق زمین کی آب و ہوا میں پلا بڑھا مرد جنسی طاقت کے اعتبار سے کچھ اس طرح کی طبیعت کا مالک ہے کہ ایک عورت اس کوراضی نہیں کر پاتی۔

سوال نمبر ۹۱: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا مشرق زمین میں چندبیویوں سے متعلق ان مغربی لوگوں کے خیالات صحیح ہیں؟

جواب: میں یہاں پر ضروری سمجھتا ہوں کہ قرون وسطیٰ کے دور میں مغرب زمین میں پائی جانے والی چند بیویوں کی رسم کے متعلق تھوڑی وضاحت کروں کہ جسے مغرب زمین کے مورخ نے نقل کیا ہے تاکہ قارئین محترم اور ان تمام لوگوں کہ جو مشرق زمین کوچند بیویوں یا کبھی کبھی طوائف خانہ کا نام دیتے ہیں اور مغرب زمین کے مقابلہ میں اسے مشرق زمین کے لوگوں کے لئے ذلت و رسوائی شمار کرتے ہیں، کو یہ معلوم ہوجائے کہ جو کچھ مشرق زمین میں موجود رہا ہے وہ اپنے تمام عیوب اور نقائص اور قابل رسوا پہلوؤں کے بعد بھی مغرب زمین کے ان وقائع اور حوادث سے لاکھ درجہ فضیلت رکھتا ہے کہ جو وہاں گذری ہے یا اب بھی گذر رہی ہے۔

سوال نمبر ۹۲: مہربانی فرماکر یہ بتائیں کہ کیاچند بیویاں رکھنے کا قانون توریت اور دین مسیح میں بھی آیا ہے یا نہیں؟

جواب: یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغربیوں کے درمیان شرعی طور پر چند بیویوں کا رواج نہ ہونا، چاہے ٹھیک ہویا چاہے غلط، مذہب مسیح سے متعلق نہیں ہے۔ اصل میں دین مسیح چند بیویوں کے رسم کومنع نہیں کرتا بلکہ چونکہ حضرت عیسیٰ مسیح نے تورات کے قوانین واحکام کی تائیدکی ہے اور توریت میں چند بیویوں کی رسم کو باضابطہ طور پر

قبول کـیا گـیا ہے لہٰذا ہم یہ کہیں گے کہ اصل دین مسیح میں چند بیویوں کـی تجویز دیدی گئی ہے اور یہاں تک کہ کہا گـیا ہے قدیم مسیحی لوگ چند بیویاں رکھتے تھے پس مغرب زمین والوں کا شرعی اور قانونی طور پر چند بیویوں کـی رسم سے پرہیز کرنا کچھ دوسرے علل واسباب کـی وجہ سے ہے۔

سوال نمبر ۹۳: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مذکر اور مونث کے اعتبار سے مردم شماری کس قدر قانون بنانے میں اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: خوش قسمتی سے اس سلسلہ میں آج دنیا میں صحیح اعداد و شمار موجود ہے۔ دنیا کے تمام ممالک ہر چند برس بعدایک بار مردم شماری کرتے ہیں۔ اس مردم شماری میں کہ جو ترقی یافتہ ممالک میں دقیق اور نہایت ہوشیاری سے انجام پاتی ہے، نہ صرف مجموعی مذکرومونث کـی تعداد حاصل ہوتی ہے بلکہ مختلف عمروں (Ages) میں دونو ں جنس کـی نسبت کو بہی واضح طور پر بیان کردیا جاتاہے۔ مثلاً یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ بیس سے چوبیس سال کے لڑکے کتنی تعداد میں ہیں اور بیس سے چوبیس سال کـی لڑکـیاں کتنی ہیں اور اس طرح باقی تمام عمروں کے افراد گنے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ اپنی مردم شماری کـی سالانہ ڈائری میں اس اعداد وشمار کو ہمیشہ شائع کرتی رہتی ہے اور ظاہراً ابہی تک (۱۹۷۰ ء) اس سلسلہ کے سولہ شمار ے منظر عام پر آچکے ہیں۔

سوال نمبر ۹٤: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ باوجود اس کے کہ لڑکوں کـی پیدائش لڑکـیوں سے زیادہ ہے

لیکن پھر بھی شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیوں کی تعداد کیوں اتنی زیادہ ہے؟

جواب: ایک دوسری علت کہ جو بنیادی بھی ہے اور اہم بھی، یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ لڑکیوں کی پیدائش لڑکوں سے زیادہ نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس بعض ممالک میں لڑکوں کی ہی پیدائش زیادہ ہے، ہمیشہ جنس مذکر کے افراد جنس مونث کے مقابلے میں حوادث اور موت کا زیادہ شکار رہے ہیں اور نتیجہ میں شادی بیاہ کی عمر میں توازن خراب ہوجاتاہے۔ کبھی کبھی یہ فرق اور تفاوت بہت واضح اور آشکار ہوتا ہے اور شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیاں، بالغ لڑکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہیں ۔ لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ مجموعی طور پر مردوں اور عورتوں کی تعداد برابر برابر ہو لیکن شادی کی عمر کے لوگوں میں یہ بات برعکس ہو جاتی ہے اور لڑکے کم اور لڑکیاں زیادہ تعداد میں دکھائی دیتی ہیں۔

سوال نمبر ۹۵: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویوں کے مسئلہ کی مغربی ممالک اور گرجا گھروں نے حمایت کی ہے یا نہیں؟

جواب: چند برس پہلے ہم نے اخبار "روزنامہ ایران" میں یہ خبر پڑھی کہ جرمن کی بے شوہر عورتوں کہ جو دوسری عالمی جنگ میں جرمن کے زبردست جانی نقصان کے بعد قانونی شوہر اور گھریلو زندگی سے محروم ہو گئیں ہیں، نے باضابطہ طور پر جرمن حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک بیوی والے قانون کو ختم کردے اور چند بیویاں رکھنے کے قانون

کو نافذ کردے۔ جرمن حکومت نے بھی ایک سرکاری درخواست کے ذریعہ مصر کی "الازہر" اسلامی یونیورسٹی سے اس کام کا فارمولہ دینے کا تقاضا کیا حالانکہ بعد میں ہم نے سنا کہ "گرجا" نے اس تقاضے کی زبردست مخالفت کی اور گرجا نے صرف اس بنا پر کہ یہ فارمولہ ایک اسلامی اور مشرقی فارمولہ ہے، کو عورتوں کے محروم رہنے اور در حقیقت فسق و فحاشی کوچند بیویاں رکھنے کے قانون پر ترجیح دے دی۔

سوال نمبر ۹٦: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا مردوں کے جان لیوا حوادث عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ جس کی وجہ سے بالغ غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے یا نہیں، کچھ دوسرے اسباب و علل ہیں؟ اس بات کی علت کیاہے؟

جواب: اس بات کی علت بالکل واضح اور روشن ہے اور جنس مرد کے جان لیوا حوادث جنس عورت کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں اور یہ حوادث معمولاً ایسی عمر میں پیش آتے ہیں کہ جب مرد کو گھر کا سرپرست ہونا ہوتاہے۔ اگر ہم حادثاتی اموات جیسے جنگ و جدال، قتل و غارت گری، سیلاب وطوفان، سڑک حادثات وغیرہ کی طرف ذرا توجہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ان تمام حوادث اور واقعات میں زیادہ تر مرد لوگ ہی مرتے ہیں اور بہت کم ان میں کوئی عورت دکھائی دیتی ہے۔ چاہے انسان اور انسان کی جنگ ہو یا چاہے انسان اور طبیعت کی جنگ ہو، ہر جگہ مرد ہی زیادہ مرتے ہیں۔

سوال نمبر ۹۷: مہربانی فرما کر شادی شدہ زندگی کے بارے میں وضاحت فرمائیں نیز یہ کہ کیا یہ مرد اور عورت کا قدرتی حق ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی شدہ زندگی انسان کا سب سے بڑا، اصلی اور قدرتی حق ہے۔ مرد اور عورت میں سے ہر ایک گھریلو زندگی کا حقدار ہے، انہیں یہ حق ہے کہ وہ بیوی، شوہر یا اولاد سے بہرہ مند ہوں، ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح انہیں کام کرنے کاحق ہے، گھر بنانے کا حق ہے، تعلیم و تربیت سے بہرہ مند ہونے کاحق ہے، حفظان صحت کا استعمال کرنے کاحق ہے اور امن و امان اور آزادی کا حق ہے۔ سماج کو نہ صرف یہ کہ ان حقوق کوبرآوردہ کرنے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے بلکہ اس کے برعکس ان حقوق سے بہرہ مند ہونے کے لئے اسے زمین ہموار کرنی چاہئے۔

سوال نمبر ۹۸: عورتوں کی شادی اور بے باپ اولاد کی پیدائش کے سلسلہ میں بر ٹرانڈر اسیل کے نظریہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: برٹرانڈر اسیل نے اس بات کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے کہ اگر قانونی شادی کی واحد شکل صرف ایک بیوی تک محدود ہو تو بہت ساری عورتیں شادی سے محروم رہ جائیں گی۔ لہٰذا اسی بات کے پیش نظر اس نے ایک تجویز پیش کی، کون سی تجویز؟ اس کی نہایت سادی سی تجویز یہ ہے کہ ان بے شوہر عورتوں کو اس بات کی اجازت دیدی جائے کہ وہ کسی نہ کسی مرد کو اپنا شکار بنائیں (اور ان سے جنسی

تعلقات برقرار کریں) تاکہ یہ عورتیں اولاد رکھنے کے حق سے محروم نہ رہنے پائیں اور بے باپ کے اولاد کو جنم دیں۔ اور چونکہ عورت کے رحم یا آغوش میں بچہ ہونے کے سبب اسے مدد کی ضرورت ہو تی ہے اور معمولاً ایک باپ ہونے کے اعتبار سے مرد، اس عورت کو نان و نفقہ دیتا اور باقی ضرورتیں پوری کرتا ہے، لہٰذا اس کے بدلے حکومت ان بچوں کے لئے باپ کی جانشینی اختیار کرلے اور اس طرح عورتوں کی اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرلے۔

اس کے بعد راسیل کہتاہے کہ:

"موجودہ برطانیہ میں بیس لاکه سے زیادہ عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں اور عام رواج (ایک بیوی کے قانون) کے مطابق ان عورتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے ثمر اور غیر شادی شدہ رہنا پڑے گا اور یہ بات ان کے لئے بہت بڑی محرومیت ہے۔"

سوال نمبر ۹۹: مہربانی فرما کر چند بیویوں کے نظام کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟

جواب: اسلام کہتا ہے کہ: اس مشکل کو اس طرح حل کریں کہ ایک ایسا آدمی جو مالی، اخلاقی اور جسمانی حالات کے اعتبار سے اچھی حالت میں ہو، وہ دوسری بیوی کی ذمہ داری قبول کرلے اور شرعی اور قانونی طور پر اسے اپنی بیوی بنالے اس طرح کہ اس کے اور پہلی بیوی اور اسی طرح اس کی اولاد اور پہلی بیوی کی اولاد کے درمیان کسی بھی طرح کے تفاوت کے قائل نہ ہو۔

پہلی بیوی کو بھی چاہئے کہ ایک اجتماعی وظیفہ جان کر اپنی بہن کے تئیں اپنے حق سے درگذر کرے اور فداکاری کا مظاہرہ کرے اور اس طرح کے اشتراک اور سوشیلزم کہ جو سوشیلزم کی سب سے اہم قسم ہے، کو قبول کرلے۔

سوال نمبر ۱۰۰: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا برطانیہ میں بھی متعدد بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا ہے کہ نہیں؟

جواب: آج کل برطانیہ میں متعدد بیویاں رکھنا منع ہے لیکن ہم جنس بازی (مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے) کی رسم وہاں پائی جاتی ہے ان لوگوں کی نظر میں اگر ایک مرد دوسری بیوی لائے کہ جو عورت ہی ہے، وہ جائز نہیں ہے اور اس کا یہ فعل ایک غیر انسانی فعل ہے لیکن اگر یہ دوسری بیوی "مرد" ہو تو پھر یہ عمل ایک شرافت مند اور انسانی عمل ہے کہ جو بیسویں صدی کے کے تقاضوں کے عین مطابق ہے دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ برطانیہ کے عاقل اور سمجھدار طبقہ کے فتوے کی رو سے اگر دوسری بیوی کی داڑھی اور مونچھیں ہوں تو پھر متعدد بیویاں رکھنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے! یہ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا نے گھریلو اور جنسی مسائل کو حل کردیا ہے اور ہمیں ان کے طریق کار کو اپنانا چاہئےتو اس طرح سے انہوں نے یہ مسائل حل کئے ہیں!؟

سوال نمبر ۱۰۱: بعض فلسفی حضرات کے اس بیان سے متعلق کہ مرد کو چند ہمسری پیدا کیا گیا ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: یقینا آپ کو یہ بات سن کر تعجب ہوگا کہ مغرب کے اکثر سماجی فلسفیوں اور ماہرین نفسیات کا یہ عقیدہ ہے کہ مرد کو چند ہمسری فطرت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور ایک بیوی کا ہونا مرد کی طبیعت اور فطرت کے خلاف ہے۔

ویل ڈورانٹ اپنی کتاب "لذت فلسفہ" کے صفحہ ۹۱ پر جنسیات کے اعتبار سے دور حاضر کی آشفتگی کے بارے میں توضیح دینے کے بعد یوں لکھتے ہیں کہ:

"بے شک ان میں سے اکثر اصلاح ناپذیری کے رابطہ کا نتیجہ ہے کہ جو گوناگون ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے اور طبیعت ایک ہی عورت پر اکتفا نہیں کرتی۔"

سوال نمبر ۱۰۲: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا ہم مرد او رعورت کے انسانی حقوق کی برابری کو ان کے حقوق و وظائف کی برابری کے لئے بہانہ قرار دے سکتے ہیں؟

جواب: البتہ ہم اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ مرد اور عورت حیاتیات (Biology) اور نفسیات کے اعتبار سے ایک جیسی حالت رکھتے ہیں بلکہ اس کے برعکس ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ مرد اور عورت کی حیاتیات اور نفسیات بالکل مختلف ہے اور قدرت اور خلقت کو اس اختلاف کا کچھ خاص مقصد اور ہدف تھا لہٰذا ہمیں حقوق اور وظائف کی یکسانیت اور برابری کے

لئے مرد اور عورت کے انسانی حقوق کی برابری کو بہانہ قرار نہیں دینا چاہئے۔ شریک حیات کے اعتبار سے بھی مرد اور عورت الگ الگ نفسیات رکھتے ہیں۔ فطری طور پر عورت ایک شوہر چاہتی ہے اور چند شوہر کا تصور اس کے نفسیات سے تضاد رکھتاہے۔ یعنی عورت کی نفسیات اور اس کی تمنائیں چند شوہری نظام کے ساتھ سازگار نہیں ہیں لیکن اس کے برعکس مرد فطری طور پر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا قائل نہیں ہے اور چند بیویاں ہونا اس کی نفسیات سے تضاد نہیں رکھتی۔ یعنی مرد کی نفسیات اور اس کی تمنائیں چند بیویوں کے ساتھ ناسازگار نہیں ہیں۔

سوال ۱۰۳: کیا اسلام اس نظریہ کا کہ "مردکی نفسیات ایک بیوی میں محدود ہونے سے ناسازگار ہے" مخالف ہے؟

جواب: ہم اس عقیدے کے مخالف ہیں جو یہ کہتا ہے کہ مرد کی نفسیات ایک بیوی میں محدود ہونے سے ناسازگار ہے۔ ہم اس نظریہ کے مخالف ہیں جو یہ کہتا ہے کہ مرد کا رنگین مزاج ہونا "اصلاح پذیر" ہے۔ ہم اس عقیدے کے سخت مخالف ہیں کہ مرد کے لئے وفاداری ناممکن ہے اور ایک عورت ایک مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن ایک مرد سب عورتوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۰٤: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اجتماعی ماحول میں کون سی چیزیں خیانت کا سبب اور باعث بن جاتی ہیں؟

جواب: ہمارے خیال میں مرد کے اندر اجتماعی ماحول ہی خیانت کے اسباب و عوامل پیدا کرتے ہیں نہ کہ خلقت اور طبیعت! مرد کی خیانت کا ذمہ دار خلقت نہیں بلکہ اجتماعی ماحول ہے۔ خیانت کے اسباب و عوامل کو ایک ایسا ماحول وجود دیتا ہے کہ جو ایک طرف تو عورت کو اس بات پر حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ ایک اجنبی مرد کو بہکانے کے لئے اپنے تمام تر حربے اور انحرافی جال استعمال کرے اور اسے صحیح راستہ سے ہٹانے کے لئے ایک ہزار ایک طرح کی چالیں چلائے اور دوسری طرف سے یہ بہانہ بنا کر کہ قانونی شادی کی واحد راہ صرف ایک بیوی رکھنا ہے، لاکھوں ایسی عورتوں کہ جو شادی کے لائق اور اس کے نیازمند ہیں، کو شادی بیاہ سے محروم کردیتا ہے اور انہیں مرد کو بہکا نے کے واسطے سماج میں دھکیل دیتا ہے ۔

سوال نمبر ۱۰۵: کیا آپ کی نظر میں اسلامی مشرق میں متعدد بیویوں کا رواج ایک ہمسری کے نظام کی بقاء کا موجب ہے؟

جواب: یہ سن کر آپ کو حیرت ہوگی کہ اسلامی مشرق میں یک ہمسری کے نظام کی بقاء اور نجات کا سب سے اہم سبب یہی متعدد بیویوں کی رسم ہی ہے جی ہاں! (میں زور دے کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ) یک ہمسری کی نجات کا سب سے بڑا باعث متعدد بیویوں

کی رسم ہے اور وہ اس طرح کہ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں جب شادی کے لائق عورتیں تعداد میں مردوں سے زیادہ ہو جائیں اور یہ عورتیں شادی کی نیازمند ہوں تو ایسی حالت میں اگر ان عورتوں کو جائز طریقہ سے اور قانونی طور پر کسی کے ساتھ شادی بیاہ میں نہ دیا جائے اور ایسے آسودہ حال مردوں کہ جو اخلاقی، مالی اور جسمانی طور پر اچھی حالت میں ہوں، کو ان عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو نتیجہ میں مردوں کا ان غیر شادی شدہ عورتوں کے ساتھ عشق بازی اور ناجائز تعلقات، حقیقی یک ہمسری کی جڑوں کو سکھا کر رکھ دے گی۔

سوال نمبر ۱۰۶: آپ اس بیسویں صدی عیسوی میں چند ہمسری (متعدد بیویوں کے نظام) کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

جواب: بیسویں صدی عیسوی کا مرد گھریلو حقوق سے متعلق بہت سارے مسائل میں غلط بیانی سے کام لینے اور برابری اور آزادی جیسے خوبصورت نعروں سے عورت کو بہکانے میں کامیاب ہوا ہے اور وہ اس کام کے ذریعہ عورت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرنے اور عورت سے اپنی بے شمار دلی آرزو اور تمنائیں حاصل کرنے میں کامیاب نظر آتا ہے لیکن چند ہمسری جیسے بہت کم ایسے مسائل ہیں کہ جن میں اسے یہ کامیابی ملی ہے۔

یقینا میں جب بعض ایرانی مصنفوں کے قلمی آثار میں کبھی اس طرح کے مسائل کے بارے میں کچھ مطالب

دیکھتا ہوں تو میں شک و تذبذب کا شکار ہو جاتا ہوں۔ نہیں معلوم یہ میری سادی دلی ہے یا کہ فریب؟

"آج کل کے زمانے میں ترقی یافتہ ممالک میں میاں بیوی کے تعلقات باہمی حقوق اور وظائف پر منحصر ہیں لہٰذا عورت کی طرف سے چند ہمسری چاہے وقتی (متعہ) ہو یا دائمی، کے نظام کا تصور اسی قدر دشوار ہے کہ جس قدر ایک مرد کے لئے اپنی بیوی کے تئیں ایک ہی وقت میں دوسرے شوہر کا تصور دشوار اور ناقابل برداشت ہے۔"

سوال نمبر ۱۰۷: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی کن عوامل کے مرہون منت ہے؟

جواب: شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی لطف و خلوص، عفو و بخشش، ایثار و فداکاری اور اتحاد و اتفاق میں ہے اور یہ سب چیزیں چند ہمسری میں خطرہ میں پڑ جاتی ہیں۔

عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت اور دو مائوں والے بچوں کے علاوہ خود مرد کے لئے بھی چند ہمسری او رایک سے زیادہ بیوی رکھنے کے نتیجہ میں اتنی زیادہ ذمہ داریاں اور حقوق عائد ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے سر لینے کا مطلب ہی آرام و آسائش کو خیرباد کہنا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۸: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے تعلقات میں کون سی چیز زیادہ مؤثر کردار ادا کراتی ہے؟

جواب: میاں بیوی کے تعلقات میں جوچیز عمدہ اور بنیادی ہے وہ روحانی اور معنوی امور ہیں، عشق و محبت اور جذبات ہیں۔ ازدواجی زندگی اور دونوں طرف کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دینے والا مرکزی نقطہ "دل" ہے عشق و محبت اور جذبات دوسرے نفسیاتی امور کی طرح تجزیہ و تقسیم کے قابل نہیں ہیں، اسے مختلف افراد کے درمیان نہیں بانٹا جا سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دل کے دو آدھے آدھے حصے کر دیئے جائیں یا دو مختلف جگہوں پر اپنے پاؤں کوگروی رکھا جائے؟ کیا ایک اکیلے دل کو دو لوگوں کے حوالے کیاجا سکتا ہے؟

عشق اور عبادت توحید پرست ہے جو شریک اور رقیب قبول نہیں کرتے۔ یہ گیہوں اور چاول نہیں کہ جسے تولا جائے اور ہر ایک کو اس کا حصہ دیا جا سکے۔ اس کے علاوہ جذبات قابو میں رکھی جانے والی چیز نہیں ہے۔ یہ انسان ہے جو دل کے اختیار میں ہوتا ہے نہ کہ دل انسان کے اختیار میں ہے۔ پس جو چیز ازدواجی زندگی کی روح اور اصل ہے اور جو ازدواجی زندگی کا انسانی پہلو ہے اور دو انسانوں کے باہمی تعلقات کو دو حیوانوں کے باہمی تعلقات سے ممتاز بناتاہے، وہ نہ تقسیم کے قابل ہے اور نہ ہی قابو میں کی جانے والی چیز ہے لہٰذا چند ہمسری صحیح نہیں ہے اور قابل مذمت ہے۔

سوال109:۔ سوت یا سوکن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔ سوتن بڑی نامناسب کہاوت ہے۔ عورت کے لئے سوتن سے بڑی اور کوئی دشمن ہی نہیں ہے۔ چند ہمسری ، عورتوں کو ایک دوسرے کے خلاف اور کبھی کبھی اپنے شوہر کے خلا ف قیام اور جنگ و جدال پر اکساتی ہے اور ازدواجی زندگی اور گھریلو ماحول کہ جو خلوص و لطف ومہر و محبت سے بھرا ہوا ماحول ہونا چاہئے، کو میدان کار زار ، کینہ و حسد اور جنگ و انتقام کا مرکز بنا دیتی ہیں۔

ماؤں کے درمیان پائی جانے والی یہ رقابت اور عداوت ان کے فرزندوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور گھر کا ماحول دو یا چند حصوں میں بٹ جاتا ہے اور یہی ماحول کہ جو بچوں کے لئے سب سے پہلا نفسیاتی اسکول اور تربیت گاہ ہوتا ہے اور ان کے لئے نیکی اور مہربانی کی درسگاہ ہوتا ہے ، نفاق اور بزدلی کے مدرسہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سوال110:۔ آپ کی نظر میں سب سے بہترین انسانی فضیلت کیا ہے اور کس طرح اسے برو ئے کار لایا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ سب سے بہترین انسانی فضیلت، عدالت ہے۔ شرط عدالت یعنی سب سے بڑی اخلاقی توانائی کا مالک ہونا۔ اس بات کے پیش نظر کہ عام طور پر مرد کے جذبات اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ایک جیسے نہیں رہتے لہٰذا ان کے درمیان عدالت کی رعایت اور

امتیازی سلوک سے پرہیز کرنا سب سے مشکل وظائف میں شمار ہوتا ہے۔

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ مدینہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری دس سال میں کہ جب اسلامی جنگوں کا دور دورہ تھا اور مسلمان شہداء کی عورتیں بے سرپرست ہوتی گئیں ، تو آپ نے متعدد عورتوں سے شادی کی کہ جواکثربیوہ تھیں اور اپنے پہلے والے شوہر سے اولاد رکھتی تھیں ۔ عائشہ وہ ایک اکیلی باکرہ اور کنواری عورت ہے کہ جس کے ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کرلی۔یہی وجہ ہے کہ عائشہ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں وہ اکیلی عورت ہوں کہ جسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی بھی دوسرے شوہر نے نہیں چھوا ۔

سوال و جواب

1۔فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصلی منشا کیا ہے؟

الف ۔ فطرت

ب۔ خالق کائنات

ج۔ ضمیر

د۔ کوئی صحیح نہیں

2۔ گھریلو حقوق کی بنیاد کو کہاں پر تلاش کرنا چاہئے ؟

الف ۔ فطرت

ب۔ طبیعت

ج۔ ضمیر

د۔ سب صحیح ہیں

3۔ اجتماعی زندگی میں انسان اور حیوان کے درمیان پایا جانے والا فرق کس چیز کی وجہ سے ہے؟

الف ۔ زندگی کے طور طریقہ کی وجہ سے

ب۔ گھریلو زندگی کی وجہ سے

ج۔ باہمی تعلقات کی وجہ سے

د۔ سب صحیح ہیں

4۔ سوشیلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کے کتنے دور (period) کے قائل ہیں؟

الف ۔ ایک دور

ب۔ دو دور

ج۔ تین دور

د۔ چار دور

5۔ نظریہ افلاطون کے مطابق مرد اور عورتوں کے درمیان کون سی مشترکہ صفت پائی جاتی ہے؟

الف۔ مشترکہ صلاحتیں

ب۔ مشترکہ ضمیر اور وجدان

ج۔ مشترکہ روابط

د۔مشترکہ ضرورتیں

6۔ عشق سے متعلق عارف حضرات کیا کہتے ہیں؟

الف۔قانون عشق تمام موجودات پر حاکم ہے۔

ب۔عشق کشش رکھتا ہے ۔

ج۔ عشق انسانوں سے مخصوص ہے۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

7۔ "مہر" زندگی کی کس صفت کے ساتھ مربوط ہے ؟

الف۔ حیا

ب۔پاکدامنی

ج۔ مہربانی

د۔الف اور ب صحیح ہیں۔

8۔ دور جاہلیت کے لوگ مہر کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

الف۔ اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔

ب۔ شیر بہا (دودھ پلائی) کے طور پر اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔

ج۔ اسے اجرت کے طور پر اپنا حق مانتے تھے۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

9۔ اسلام میں نان و نفقہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

الف۔ایک قسم

ب۔ دو قسمیں

ج۔تین قسمیں

د۔ چار قسمیں

10۔مرد اور عورت کے سلسلہ میں اسلام نے کس طرح کے قوانین بنائے ہیں؟

الف۔ مرد اور عورت کی خوش بختی کے مطابق بنائے ہیں۔

ب۔ زیادہ تر مرد کے مفاد میں بنائے ہیں۔

ج۔ زیادہ تر عورت کے مفاد میں بنائے ہیں۔

د۔مساوی صورت میں بنائے ہیں۔

11۔ مرد لوگ کیوں اپنی محنت مزدوری کی کمائی کو اپنی بیویوں کے حوالے کرنا پسند کرتے ہیں؟

الف۔ کیونکہ وہ ان کو چاہتے ہیں۔

ب۔کیونکہ وہ اپنی نفسیاتی ضرورتوں کو ان ہی میں پاتے ہیں۔

ج۔ کیونکہ وہ مہربان ہوتی ہے ۔

د۔ کیونکہ وہ اچھا حساب وکتاب رکھتی ہے۔

12- اسلام میں عورت کو کتنی میراث ملتی ہے؟

الف ۔مرد کا آدھا حصہ

ب۔مرد کا ایک چوتھائی حصہ

ج۔ مرد کا ایک تہائی حصہ

د۔ کوئی صحیح نہیں ہے۔

13۔معمولا کن شہروں میں طلاق کا اعداد و شمار زیادہ ہے؟

الف۔ ایسے شہروں میں کہ جہاں مغربی رسم و رواج زیادہ رائج ہیں۔

ب۔ ایسے شہروں میں کہ جہاں آبادی زیادہ ہے۔

ج۔ ایسے شہروں میں کہ جہاں آبادی کم ہے۔

د۔ ایسے شہروں میں کہ جہاں مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ ہے۔

14۔ مرد کو طلاق کا حق دینے والے افراد کتنی طرح کی شکایت کرتے ہیں؟

الف۔ بزدلانہ طلاقوں کی۔

ب۔ (ضرورت پر) طلاق نہ دینے کی۔

ج۔نان و نفقہ نہ دینے کی۔

د۔ الف اور ب صحیح ہیں۔

15- کیتھولک گرجا شادی اور طلاق کے بارے میں کون سا مفروضہ پیش کرتے ہیں؟

الف- شادی ایک مقدّس عہد و پیمان ہے-

ب- شادی دلوں کو آپس میں ملاتی ہے-

ج- شادی روحوں کو آپس میں ملاتی ہے-

د- سب صحیح ہیں-

16- اسلام کی نظر میں ایک عورت کی توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟

الف- اگر اسے کہا جائے کہ میں تمہیں بالکل نہیں چاہتا-

ب- اگر اسے کہا جائے کہ مجھے تم سے نفرت ہے-

ج- اگر اسے نان ونفقہ نہ دیا جائے-

د- الف اور ب صحیح ہیں-

17- اسلام نے کن مردوں کو دشمن خدا گردانا ہے؟

الف- جو لوگ بہت زیادہ شادیاں کرتے اور طلاقیں دیتے ہیں-

ب- جو لوگ زیادہ شادیاں کرتے ہیں-

ج- جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے ہیں-

د- سب صحیح ہیں-

18- ایک گھر کی بنیادیں کس طرح منہدم ہو جاتی ہیں؟

الف- جب مرد کا شعلۂ محبت خاموش ہو جائے۔

ب- جب مرد ،عورت کے تئیں بے رغبت ہو جائے -

ج- جب عورت کا شعلۂ محبت خاموش ہو جائے۔

د- سب صحیح ہیں۔

19-ایک گھر کی حیات کس چیز پر منحصر ہے؟

الف - دونوں طرف کی محبت پر -

ب- دونوں طرف کی سچائی پر -

ج- حقوق کی برابری پر۔

د- سب صحیح ہیں۔

20- گھریلو تعلقات کو صحیح سمت دینے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

الف- تمام قدرتی قوانین کی۔

ب- قوانین کی برابری کی۔

ج- عدالت کی رعایت کی۔

د-تربیت اولاد کی۔

21- طلاق کے بارے میں استاد مطہری کیا کہتے ہیں؟

الف- یہ ایک طرح کا امتحان ہے۔

ب۔ یہ ایک طرح کی آزادی ہے۔

ج۔ یہ ایک طرح کا نازیبا سلوک ہے۔

د۔ یہ چیز عدالت کو پاؤں تلے روندنے کے برابر ہے۔

22۔ اسلام گھریلو بنیادوں کو کس چیز کے تناظر میں دیکھتا ہے؟

الف۔ قرآن کے تناظر میں۔

ب۔ سنّت کے تناظر میں۔

ج۔ وحی کے تناظر میں۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

23۔ اسلام نے طلاق کا حق مردوں ہی کو کیوں دیا ہے؟

الف۔ کیونکہ عورتیں عزم و ارادہ کی مالک نہیں ہیں۔

ب۔ کیونکہ مرد لوگ ، عورتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

ج۔ کیونکہ عورتیں ،مردوں کی ملکیت ہوتی ہیں۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

24۔ اگر عقد فسخ ہوجائے تو کیا اس کے تمام لوازمات بھی ختم ہو جاتے ہیں؟

الف۔ جی ہاں۔

ب۔ جی نہیں۔

ج۔ کچھ ان میں سے ختم ہو جاتے ہیں۔

د۔ عورت کا حق ادا کردیا جائے۔

25۔ قدرتی طلاق کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

الف۔ قدرتی گلستان سے۔

ب۔ قدرتی ولادت سے۔

ج۔ ڈوبنے سے نجات حاصل کرنے سے۔

د۔ کوئی صحیح نہیں ۔

26۔ " اور جو مہر تم لوگوں نے اپنی بیویوں کو دیدیا ہے، زور زبردستی کرکے اور تنگ دستی میں قرار دے کر، تم کس طرح ان سے وہ واپس لوگے" یہ جملہ کس آیت میں آیا ہے؟

الف۔ سورہ نساء/۲۰۔

ب۔ سورہ نساء/۲۱۔

ج۔ سورہ نساء/۲۲۔

د۔ سورہ بقرہ /۲۰۔

27۔ جنسی کمیونیسم کس چیز کی نفی کے برابر ہے؟

الف۔گھریلو زندگی کی نفی کے برابر۔

ب۔ شادی کی نفی کے برابر۔

ج۔ عدالت کی نفی کے برابر ۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

28۔چند شوہری کی شکست کی اصل وجہ کیا ہے؟

الف۔ یہ مر دکی طبیعت کے مخالف ہے۔

ب۔ یہ عورت کی طبیعت کے مخالف ہے۔

ج۔ یہ صرف عورت کی طبیعت سے میل کھاتی ہے۔

د۔ یہ نہ مرد کی طبیعت کے مطابق ہے اور نہ ہی عورت کی طبیعت کےمطابق۔

29۔عورتیں کیوں چند شوہری کے نظام سے نفرت کرتی ہیں؟

الف ۔ کیونکہ وہ ان سب کی محبت کو جلب نہیں کر سکتی ہیں۔

ب۔ کیونکہ وہ ان میں سے کسی ایک کی بھی حمایت سے بہرہ مند نہیں ہو سکتیں۔

ج۔ مردوں کو یہ چیز پسند نہیں ہے۔

د۔ الف اور ب صحیح ہیں ۔

30۔مر دکے اندر کون سی چیزیں خیانت کا سبب بنتی ہیں؟

الف۔ طبیعت۔

ب۔ خلقت۔

ج۔ سماجی ماحولیات۔

د۔ سب صحیح ہیں۔